R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ

حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly Hyderabad.

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

ISLAMIA GROUP OF INSTITUTIONS

SRT Colony, Yakutpura, Hyderabad – 500023

COURSES OFFERED

JUNIOR: C.E.C | B.I.P.C | M.P.C | M.E.C

DEGREE: B.A | B.Com | B.Sc | BBA | BCA

P.G: M.A (English)
M.Com
M.Sc (Nutrition & Dietetics)
M.Sc. (Botany)
M.Sc (Chemistry

LAW: BA, BBA | 5YDC/LLB 3YDC, | LLB (Hon's) | LLM

Contact No: : 9347683872

TUESDAY 28 APRIL 2026 VOLUME:14 ISSUE :16 Rs.2.00 PAGES 4 قیمت ایک روپیہ منگل ۲۸/اپریل ۲۰۲۶ء ۱۰/ذی قعدہ ۱۴۴۷ھ جلد (۱۴) شمارہ(۱۶)

تلنگانہ اسمبلی کو پارلیمنٹ کے طرز پر جدید بنانے کا فیصلہ

،وزیراعلیٰ ریونت ریڈی کی جائزہ اجلاس میں اہم ہدایات

حیدرآباد 7 2-اپریل (چوائس نیوز)وزیراعلیٰ تلنگانہ اے ریونت ریڈی نے ریاستی قانون ساز اسمبلی کو پارلیمنٹ کے طرز پر ترقی دینے کے سلسلے میں اعلیٰ سطحی جائزہ اجلاس منعقد کیا۔اس اجلاس میں قانون ساز کونسل کے چیئرمین جی سکھیندر ریڈی اور اسمبلی اسپیکر جی پرشاد کمار بھی شریک تھے، جہاں اسمبلی احاطے میں کیے جانے والے ترقیاتی کاموں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔وزیراعلیٰ نے ہدایت دی کہ اسمبلی کے ماحول کو اراکین کے وقار کے مطابق بہتر بنایا جائے اور اجلاس کے دوران اراکین کو مکمل رازداری فراہم کی جائے۔انہوں نے کہا کہ پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق پارلیمنٹ کے طرز پر ایک سنٹرل ہال تعمیر کیا جائے اور اسے آئندہ اجلاسوں تک مکمل طور پر تیار رکھا جائے۔انہوں نے اراکین اسمبلی کے لیے ایک خصوصی ممبرز کلب قائم کرنے کی تجویز بھی پیش کی اور اس بات پر زور دیا کہ موجودہ اسمبلی اور پرانے کونسل عمارتوں کی تاریخی اہمیت کو برقرار رکھتے ہوئے کسی بھی قسم کا نقصان نہ ہونے دیا جائے۔وزیراعلیٰ نے مزید کہا کہ اراکین کی صحت اور فلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے اسمبلی احاطے میں واکنگ ٹریک اور کھیلوں کی سہولیات بھی فراہم کی جائیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اسمبلی کمپلیکس میں سکیورٹی کے نظام کو مزید مستحکم بنانے کی بھی ہدایات جاری کیں۔یہ اقدامات ریاستی قانون ساز ادارے کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور اراکین کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کی سمت ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھے جا رہے ہیں۔

حیدرآباد کو عالمی طبی سیاحت کا مرکز بنانے کے عزم کا اعادہ

،وزیراعلیٰ اے ریونت ریڈی کا اپالو ہاسپٹلس کی نئی پہل کا افتتاح انجام دینے کے بعد خطاب۔

حیدرآباد-27-اپریل (چوائس نیوز) وزیر اعلیٰ تلنگانہ اے ریونت ریڈی نے پیر کے روز فنانشل ڈسٹرکٹ میں Apollo Hospitals کے نئے منصوبہ ''دی ہاسپٹل آف گریٹیٹیوڈ'' کا افتتاح انجام دیا۔ اس موقع پر وزیر دامودر راج نرسمہا اور اپالو ہاسپٹلس کے اعلیٰ عہدیداران بھی موجود تھے۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اپالو ہاسپٹلس نے 46 سال قبل Chennai میں اپنے پہلے ادارے کے قیام کے ساتھ جو سفر شروع کیا تھا، وہ آج ملک کے صحت عامہ کے شعبہ میں ایک معیار بن چکا ہے۔انہوں نے کہا کہ اپالو کے بانی Dr.PrathapC.Reddy نے ہندوستان میں جدید طبی ڈھانچے کی تشکیل میں نمایاں اور انقلابی کردار ادا کیا ہے، اور آج اپالو کا نام لاکھوں افراد کے لیے اعتماد اور بھروسے کی علامت بن چکا ہے۔وزیر اعلیٰ نے اپالو ہاسپٹلس انتظامیہ کی سماجی خدمات اور صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے میں اعلیٰ معیار قائم کرنے پر ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت حیدرآباد کو عالمی سطح پر طبی سیاحت کا مرکز بنانے کے لیے سنجیدہ اقدامات کر رہی ہے۔انہوں نے بتایا کہ ریاستی حکومت نے مرکزی حکومت سے درخواست کی ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک سے حیدرآباد کے لیے براہ راست پروازوں کا آغاز کیا جائے تاکہ علاج کی غرض سے آنے والے مریضوں کو سہولت فراہم ہو سکے۔ مزید برآں، ''فورتھ سٹی'' میں ایک بین الاقوامی ہیلتھ سٹی کے قیام کے منصوبے پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایئرپورٹ حکام کے ساتھ بات چیت جاری ہے تاکہ ایک ''گرین چینل'' نظام متعارف کرایا جا سکے، جس کے تحت مریضوں کو ایئرپورٹ سے ہسپتال تک فوری اور آسان منتقلی ممکن ہو سکے۔انہوں نے حیدرآباد کی دوا سازی اور طبی شعبہ میں مضبوط حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کووڈ-19 کے ٹیکے اسی شہر میں تیار کیے گئے اور ملک میں تقریباً 40 فیصد بلک ڈرگز کی پیداوار بھی یہیں ہوتی ہے، جو اس شہر کی عالمی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔وزیر اعلیٰ نے وزیر دامودر راج نرسمہا کو ''سماجی ڈاکٹر'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ عوامی فلاح و بہبود کے لیے مسلسل خدمات انجام دے رہے ہیں۔انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ تلنگانہ حکومت صحت کے شعبہ کو مکمل تعاون فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہے اور سرمایہ کاری کے لیے محفوظ اور سازگار ماحول مہیا کر رہی ہے۔ انہوں نے سرمایہ کاروں سے اپیل کی کہ وہ ریاست میں دستیاب مواقع سے فائدہ اٹھائیں، کیونکہ تلنگانہ کاروبار اور صحت کے شعبہ میں سرمایہ کاری کے لیے ایک بہترین مقام بن چکا ہے۔

تلنگانہ کے وزیراعلیٰ ریونت ریڈی کا 'پرجاوانی' کو نچلی سطح تک لے جانے کا حکم

حیدرآباد: تلنگانہ کے وزیراعلیٰ اے ریونت ریڈی نے حکام کو ہدایت دی ہے کہ ریاست میں عوامی شکایات کے ازالے کے نظام کو مضبوط بنایا جائے اور درخواستوں کو تیزی سے نمٹانے کے لیے 'پرجاوانی' پروگرام کو زمینی سطح تک وسعت دی جائے۔اتوار کے روز ایم سی ایچ آر ڈی میں منعقدہ ایک جائزہ میٹنگ میں، وزیراعلیٰ نے چیف سکریٹری کے رام کرشنا راؤ اور سینئر حکام کو ہدایت دی کہ شہریوں کو طویل مسافت طے کرنے سے بچانے کے لیے پرجاوانی خدمات کا دائرہ ضلعی ہیڈکوارٹر سے بڑھا کر ریونیو ڈویژن کی سطح اور بعد ازاں منڈلوں تک کیا جائے۔پرجاوانی پروگرام کا آغاز 8 دسمبر 2023 کو کیا گیا تھا، جس کے تحت عوامی شکایات کے ازالے کے لیے ایک منظم نظام قائم کیا گیا ہے۔فی الحال یہ پروگرام پرجا بھون، حیدرآباد میں ہفتے میں دو بار منعقد ہوتا ہے جہاں مختلف محکموں کے افسران عوامی مسائل سنتے اور ان کا اندراج کرتے ہیں، جبکہ اسی طرز کے اجلاس ضلعی سطح پر کلکٹرز کی نگرانی میں بھی جاری ہیں۔وزیراعلیٰ نے ہدایت دی ہے کہ تمام شکایات کے اندراج، ٹریکنگ اور بروقت حل کے لیے ایک مربوط ڈیجیٹل پلیٹ فارم اور ریئل ٹائم سسٹم تیار کیا جائے، ہر سطح پر نوڈل افسران مقرر ہوں اور متعلقہ محکموں میں خصوصی ''پرجاوانی ونگ'' قائم کیے جائیں۔مزید برآں، غیر حل شدہ معاملات کو اعلیٰ حکام تک خودکار طریقے سے پہنچانے کے لیے آٹو ایسکلیشن اور اپیل کا نظام نافذ کیا جائے، جبکہ ڈیش بورڈ کے ذریعے مسلسل نگرانی کو یقینی بنایا جائے اور تاخیر کو کسی صورت برداشت نہ کیا جائے۔ وزیراعلیٰ کے مطابق اس پروگرام کی ڈی سینٹرالائیزیشن سے زیر التوا معاملات میں کمی آئے گی، مقامی سطح پر فوری حل ممکن ہوگا اور عوام کا حکومت پر اعتماد مزید مضبوط ہوگا۔

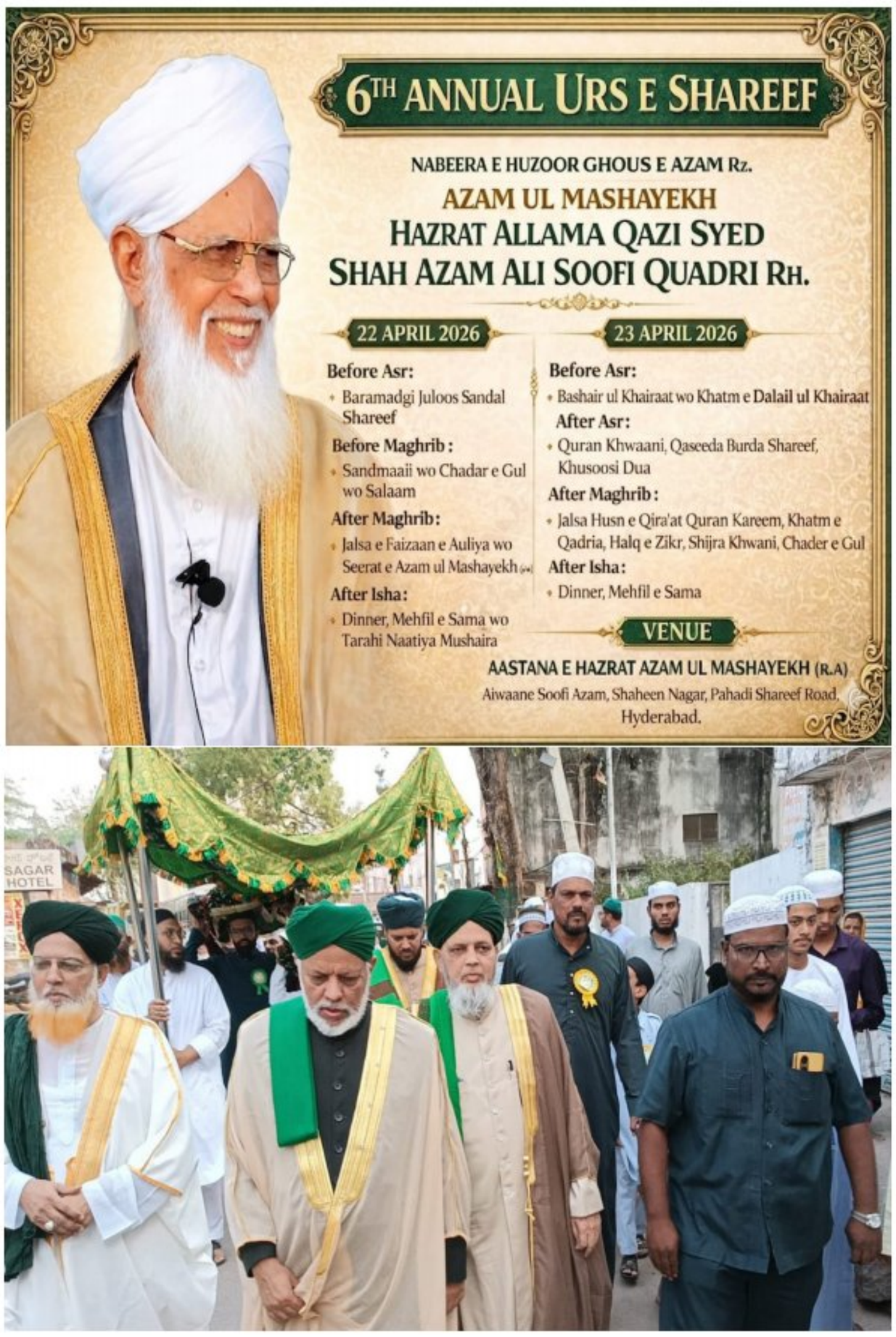

کلیان لکشمی اور شادی مبارک اسکیمات کے 10 سال مکمل

گزشتہ 2 برسوں میں امدادی رقم کی اجرائی سست روی کا شکار

حیدرآباد۔غریب لڑکیوں کی شادی کے موقع پر حکومت کی جانب سے امداد سے متعلق شادی مبارک اور کلیان لکشمی اسکیمات کے!? غاز کو 10 سال مکمل ہوگئے۔تاہم گزشتہ 2 برسوں کے دوران دونوں اسکیمات کی درخواستوں کی جانچ اور یکسوئی میں تاخیر کے سبب عوام میں تشویش پائی جاتی ہے۔معاشی طور پر پسماندہ خاندانوں سے عہدیدار اور سیاسی قائدین رشوت کی مانگ کر رہے ہیں جو اسکیم پر عمل!?وری میں اہم رکاوٹ بن چکی ہے۔اسکیم کا بی!?رایس دور حکومت میں 21 اپریل 2016 کو!?غاز ہوا تھا جس کے تحت پسماندہ طبقات اور معاشی طور پر پسماندہ خاندانوں کی لڑکیوں کی شادی کے لئے ایک لاکھ 16 روپے کی امداد دی جارہی تھی۔اسکیم کے ذریعہ ریاست میں کم عمر لڑکیوں کی شادی کو روکنے میں مدد ملی۔کانگریس برسر اقتدار!?نے کے بعد اسکیم کو برقرار رکھا گیا لیکن گزشتہ ڈھائی برسوں میں درخواستوں کی یکسوئی اور منظوری کی رفتار انتہائی سست ہے۔کئی ایسے واقعات منظر عام پر!?ئے ہیں جہاں شادی کی انجام دہی کے باوجود درخواستوں کی یکسوئی نہیں کی گئی۔2025-26 میں کلیان لکشمی اسکیم کے تحت 2179.69 کروڑ جاری کئے گئے جبکہ 2026-27 میں یہ رقم گھٹ کر 2173 کروڑ ہوگئی۔2024-25 میں 217247 موصولہ درخواستوں میں 61332 کی یکسوئی کی گئی۔2025-26 میں 62756 درخواستوں کی یکسوئی کی گئی اور دونوں برسوں میں حکومت کے نشانہ کی تکمیل نہیں ہوئی۔اسمبلی کے حالیہ بجٹ اجلاس میں ارکان اسمبلی نے اسکیم پر عمل!?وری میں تاخیر کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ بعض ایسے جوڑے ہیں جنہیں بچوں کی پہلی سالگرہ کے موقع پر امدادی رقم کا چیک موصول ہوا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

خواتین میں منہ کے امراض سے متاثر ہونے کے امکانات کب بڑھتے ہیں

خواتین میں منہ کی بیماریوں کی شرح اس لئے بلند ہے کہ ان کا ہارمونل نظام منفرد ہوتا ہے۔ دراصل، ہارمونز نہ صرف مسوڑھوں کے ٹشوز میں خون کی ترسیل متاثر کرتے ہیں، بلکہ ان کے مخصوص جسمانی نظام کو فعال رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہارمونز جسم میں ہوا، پانی اور غذا کے ذریعے داخل ہونے والے خوردبینی زہریلے ذرات کے خلاف بھی نبرد آزما رہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ "خواتین میں منہ کی بیماریوں میں مبتلا ہونے کے امکانات کب بڑھتے ہیں؟" تو ہر خاتون کی زندگی میں پانچ بار ہارمونل اُتار چڑھاؤ آتے ہیں۔ مثلاً بلوغت کا آغاز، ماہ واری، حمل، خاندانی منصوبہ بندی کی ادویہ کا استعمال اور سن یاس۔

بلوغت کے آغاز کے دوران:

خواتین میں بلوغت کا آغاز ہوتے ہی دو ہارمونز ایسٹروجن اور پروجیسٹرون بڑھنا شروع ہوجاتے ہیں، جن کی وجہ سے خون کی ترسیل مسوڑھوں میں بڑھ جاتی ہے۔

مسوڑھوں کے ٹشوز کے ردِعمل کی وجہ سے یہ سرخ، نرم، متورم اور پھول جاتے ہیں، جن پر برش یا مسواک یا خلال کرنے سے خون نکل آتا ہے۔

دورانِ ماہ واری:

ماہ واری کے دوران خاص طور پر پروجیسٹرون ہارمونز بڑھ جاتے ہیں، جن کی وجہ سے بعض خواتین کے منہ کے اندر کی جھلی چمک دار سرخ ہو جاتی ہے، مسوڑھے اور تھوک کے غدود پھول جاتے ہیں، ماہ واری سے ایک یا دو دن قبل مسوڑھوں میں سوزش کا مرض جو طبی اصطلاح میں Gingivitis کہلاتا ہے، لاحق ہو جاتا ہے اور مسوڑھوں سے خون رستا ہے یا ہونٹ کے کناروں پر ناسور نما زخم (Canker Sores) بن جاتے ہیں، ماہ واری کے بعد مسوڑھوں سے خون رسنا بند ہو جاتا ہے۔

فیملی پلاننگ کی ادویہ:

خاندانی منصوبہ بندی کی ادویہ میں پروجیسٹرون ہارمونز خواتین کے جسم میں ہارمونز کی تعداد بڑھا دیتے ہیں، نتیجتاً دانتوں پر جمے میل کے ردِعمل سے مسوڑھے متورم ہو جاتے ہیں۔ اگر اس دوران خاتون کو ڈینٹسٹ سے رجوع کی ضرورت پڑے، تو یہ لازماً بتایا جائے کہ وہ خاندانی منصوبہ بندی کی دوا استعمال کر رہی ہے، تاکہ اس ہی مناسبت سے مسوڑھوں کے علاج کے لئے ادویہ تجویز کی جاسکیں۔

حمل:

حمل کے دوران بھی ہارمونل تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ اس دوران پروجیسٹرون کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ حمل کے دوسرے سے آٹھویں ماہ میں مسوڑھوں میں سوزش کا مرض لاحق ہو جاتا ہے اور

مسوڑھوں سے خون آتا ہے۔ طبی اصطلاح میں اس کیفیت کو Pregnancy Gingivitis کہا جاتا ہے۔ اس دوران ڈینٹسٹ سے رجوع کرتے رہنا چاہیے، تاکہ وہ مسوڑھوں کی سوزش کے تدارک کے لئے ادویہ تجویز کر سکے۔

سن یاس:

سن یاس میں ہارمونل تبدیلیاں واقع ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ذائقہ بدل جاتا ہے، منہ میں جلن محسوس ہوتی ہے، گرم و ٹھنڈے مشروبات سے متعلق حساسیت زیادہ بڑھ جاتی ہے، دیگر کی نسبت انہیں گرم و ٹھنڈی اشیاء زیادہ شدت سے محسوس ہوتی ہیں، تھوک بننا کم ہو جاتا ہے، جس سے منہ خشک رہتا ہے۔ سن یاس یا عمر کے کسی بھی حصے میں منہ خشک رہے اور علاج سے افاقہ نہ ہو تو مصنوعی تھوک بنانے والی دوا کے استعمال سے وقتی فائدہ ہوتا ہے۔

یہ دوا خود تشخیصی پر نہیں، بلکہ ڈینٹسٹ کے مشورے سے استعمال کی جائے۔ منہ خشک ہونے سے دانتوں میں شکست و ریخت اور مسوڑھوں سے متعلقہ بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ واضح رہے، منہ کے خشک رہنے کی ایک وجہ سیلف میڈی کیشن بھی ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ خود تشخیصی پر استعمال کی جانے والی دواؤں کے استعمال سے مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ ان سے اجتناب برتا جائے۔

دراصل، سن یاس میں ایسٹروجن ہارمونز کم بننے ہیں، جن کے سبب ہڈیوں میں ٹھوس پن کم ہونے لگتا ہے اور لامحالہ دانتوں میں شکست و ریخت کا آغاز ہو جاتا ہے۔ مسوڑھوں کی ہڈیاں بھی گھس کر جبڑے میں اس حد تک کم ہو جاتی ہیں کہ دانتوں کی جڑیں تک دکھائی دیتی ہے۔

منہ سے متعلقہ مسائل سے محفوظ رہنے کے لئے مسوڑھوں اور دانتوں کی صحت کا خیال رکھنا ازحد ضروری ہے۔

مثلاً روزانہ صبح سویرے اُٹھنے کے بعد اور رات سونے سے قبل برش یا مسواک پر ٹوتھ پیسٹ (جس میں فلورائیڈ شامل ہو) لگا کر دانت صاف کریں۔ دانتوں کے اندر باہر، اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر کی جانب برش کریں۔ دانتوں کے چبانے کی سطح پر دائرے کی شکل میں برش کریں۔ مزید برآں، ہر نماز سے قبل وضو میں مسواک، برش کے علاوہ دانت میں خلال کرنا نہ بھولیں۔

میٹھی اور نشاستہ والی غذائیں کم استعمال کریں کہ اس سے منہ کی صحت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

متوازن سادہ غذائیں، موسم کی مناسبت سے سبزیاں اور پھل استعمال کیے جائیں، سلاد میں کچی کھائی جانے والی سبزیاں ضرور کھائیں، مثلاً گاجر، مولی، کھیرا، ککڑی، سرخ شلغم وغیرہ۔ اسی طرح روٹی کے لئے کبھی گندم، چنے، مکئی، جو، جئی یا چاول کا آٹا استعمال کریں یا کبھی ان میں سے کوئی سبھی دو یا کئی آٹوں کے ملاپ سے بنائی گئی روٹی کھائیں۔ اس طرح جسمانی ضرورت کے مطابق ملٹی وٹامنز، نمکیات اور دھاتیں حاصل ہوتی رہیں گی۔ (بشکریہ ویب)

پرفیوم کے استعمال میں موسم اور مزاج کو مدِ نظر رکھیں

پرفیوم کو استعمال کرنا بھی ایک فن ہے۔ پرفیوم، ایک ایسی خوشبو جو آپ کو فریش رہنے میں مدد دے۔ آپ کو تازگی کا احساس دلاتی رہے۔ ایک ایسی خوشبو جو آپ کی شخصیت کو مزید اجاگر کرے اور آپ کی پہچان بن جائے۔ بہت سے لوگ پرفیوم استعمال کرنے کے بہت شوقین ہوتے ہیں لیکن ان کی کوئی خاص چوائس نہیں ہوتی۔ وہ ہر بار ایک نیا پرفیوم استعمال کر لیتے ہیں۔

کبھی کبھار کے لئے تو یہ بات درست ہے لیکن ہمیشہ کیلئے نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ پہلے اپنی پسند کا جائزہ لیا جائے۔ مزاج کے مطابق خوشبو کا انتخاب کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ بہت سے لوگ تیز خوشبو بالکل برداشت نہیں کر پاتے اور ان کے سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ صرف نام دیکھ کر نہیں بلکہ اپنے مزاج کے مطابق خوشبو کا استعمال کریں۔

موقع کی مناسبت سے بھی پرفیوم استعمال کرنا ایک فن ہے۔

اگر آپ کسی آفس میں جارہی ہیں یا دن کی کسی تقریب میں شرکت کر رہی ہیں تو ایسے موقع پر ہلکی دھیمی مسحور کن

خوشبو کو ترجیح دیں۔ اگر آپ رات کی کسی تقریب میں شرکت کر رہی ہیں تو پھر کوئی تیز خوشبو آپ کا بہترین انتخاب ثابت ہوسکتی ہے لیکن شرط صرف اتنی ہے کہ اس خوشبو سے نہ صرف آپ خود انجوائے کریں بلکہ دوسروں کو بھی خوش ہونے کا موقع دیں۔ درست وقت پر درست خوشبو کا استعمال آپ کے موڈ میں خاصی تبدیلی کا باعث بن سکتا ہے اور آپ کے اندر خوشی کی لہریں پھیلا سکتا ہے۔ ماہر آرائش حسن کے مطابق گوری رنگت اور خشک جلد پر پرفیوم جلدی اپنا اثر ختم کر دیتا ہے، جبکہ چکنی جلد اور سانولی رنگت پر پرفیوم کی مہک دیر تک رہتی ہے۔ اسی لئے وہ گوری رنگت کی حامل خواتین کو تھوں کی صورت میں پرفیوم لگانے کا مشورہ دیتی ہیں۔ یعنی جس طرح کی خوشبو کا پرفیوم آپ استعمال کر رہی ہیں، اسی سے ملتی ہوئی باڈی اسپرے استعمال کریں۔

یہ یاد رکھیں کہ پرفیوم لیئرنگ کرتے ہوئے خوشبو ہم آہنگ ہو۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہر خاتون میک اپ کے نت نئے متعارف ہونے والے ٹرینڈز آزماتی ہے، بالکل اسی طرح پرفیوم کے برانڈز بھی تبدیل کرنے چاہیے۔ ہر تین سے چار ماہ بعد اپنا پرفیوم برانڈ بدل لیں اور کبھی بھی کسی اور کا پرفیوم دیکھ کر نہ خریدیں۔ ہوسکتا ہے وہ خوشبو آپ کی شخصیت کے لئے موزوں نہ ہو۔ پرفیوم ہمیشہ اپنی شخصیت کے مطابق استعمال کریں۔

محمد علم اللہ

خواب بھری زندگی کا سچ

''آدمی سکون کی تلاش میں کتنی ہی دُور کیوں نہ چلا جائے، آخر کار لوٹ کر اپنے احباب کی طرف ہی آتا ہے۔ اپنے پرانے دنوں کے بارے میں سوچ کر اور بچپن کی اس زندگی کو یاد کر کے ذرا خوش ہو لیتا ہے لیکن پھر وہی شام، وہی رات اور وہی تنہائی ہوتی ہے۔ مجھے یہاں آنے سے پہلے معلوم تھا کہ پردیس میں لوگوں کا کیا احوال ہوتا ہے۔ اس وجہ سے جب یہاں سے کوئی گھر جاتا تو میں اس سے کچھ پوچھوں، یا نہ پوچھوں یہ ضرور پوچھتا ہوں، کہ وہاں کیسا لگتا ہے! یہ میں اس سے صرف اس کی دلی کیفیات معلوم کرنے کے لیے پوچھتا تھا اور نتیجہ صد فی صد یہی نکلتا تھا کہ وطن سے باہر سب کچھ ہے لیکن سکون نہیں ہے۔ آج میں خود اس بے سکونی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ ہاں اگر سکون پیسے کو کہتے ہیں تو یقیناً سکون یہاں حاصل ہے لیکن میں اس کا ہمیشہ سے ناقد رہا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ پیسے کے بغیر آدمی خوش رہتا ہے؛ زندگی کی آسایشوں کے لیے پیسا ایک ضروری شئے ہے، لیکن سب کچھ اس پیسے کو سمجھ لینا، یہ کہاں کی عقل مندی ہے؟ یار! حقیقت میں آرام کس کو کہتے ہیں یہ وہی بتا سکتا ہے، جو رات کی تنہائی میں آرام سے مٹی کے بنے مکان کے چھپر کے نیچے چارپائی پر لیٹا ہو، اور بارش کی بوندیں کانوں میں رس گھول رہی ہوں۔ حقیقت میں سکون وہی ہے اور زندگی کا اصل مزا اس میں ہے کہ ماں باپ، بھائی بہن اور دوست احباب سب آنکھوں کے سامنے ہوں''۔

یہ میرے دوست عارف حبیب کے خیالات ہیں جسے اس نے دبئی جانے کے بعد مجھے میل کیا تھا۔ اپنے دوست کی اس تحریر کو پڑھ کے میں بھی اپنے آنسوؤں کو ضبط نہیں کر سکا اور سچ پوچھیے تو اس وقت میرے کانوں میں میرے ایک قریبی عزیز کا یہ فقرہ گردش کرنے لگا؛ انھوں نے مجھے چھٹی میں مصروفیت کا بہانہ کر کے اپنے گاوں نہ جانے کی مجبوری ظاہر کرنے پر، ہنستے ہوئے یہ کہا تھا؛ ''میاں! بڑے بڑے طرم خاں گاوں ہی میں پیدا ہوئے ہیں، بہت اونچے تک اڑے، آخر کار گاوں ہی میں آ کے پناہ لینا پڑی''۔ بزرگ عزیز کا کہا اپنی جگہ بالکل درست تھا؛ صحیح معنوں میں اگر دیکھا جائے تو دلی اور ممبئی جیسے بڑے شہروں میں رہنے والے بہت سے قلم کار ہیں کہ اگر ان کے قلم میں گاوں کا رنگ نہ ہو تو تحریر پھیکی لگنے لگتی ہے۔

کئی مرتبہ دل بہلانے کے لیے مجبوری میں بہت سے کام کرنا پڑتے ہیں۔ افسوس کہ ہماری ذمہ داری کا حصہ ہی اداکاری بنتی جا رہی ہے۔ کئی والدین بے چارے اپنے بچوں کی اداکاری سے اپنا جی بہلا کر زندہ رہتے ہیں۔ بوڑھے لوگ شہر میں جا بسے، اس جوان نسل کی واپسی کے لیے اپنے باپ دادا کی جائیداد کے حقوق کا کیا لالچ دیں گے یا طمع پیدا کریں گے؛ یہ نسل تو پہلے ہی سے لاکھوں کے پیکیج میں الجھ گئی ہے؛ جب ان کے والدین پڑھائی لکھائی کے وقت پیسے دے کر، انھیں لاری اڈوں، ریلوے اسٹیشن تک رخصت کرنے جایا کرتے تھے، تو وہ ان کی ہر تکلیف، ہر درد کا خیال رکھتے تھے لیکن وہ سب بھول گئے۔

سینما اور کتابوں میں گاوں کی سادھ بھلے ہی گھٹتی بڑھتی رہی ہو، لیکن شہری زندگی جینے والے نوجوانوں کے دل میں گاوں اور وہاں کی یاد ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ وہ چاہے شہر میں ٹھہرے ہوں یا گاوں ہی میں بنے ہوئے ہوں۔ یہ تو وقت کی کروٹ اور گردش ہے جو ہم عمر نوجوانوں کے ان زندہ نقوش کو مٹانے میں لگی ہے۔ ناچاروں کو مصروفیت ہی اتنا گھیرے رکھتی ہے کہ انھیں ماں باپ سے ملنے تک کی فرصت نہیں۔

ہمارے کئی ساتھی تو ان لہروں کی اٹھان کو ایک نظر دیکھنا تک گوارا نہیں کرتے۔ چھٹیاں گزارنے گاوں آئے ایک نوجوان کی کہانی، اکثر گاوں میں رہنے والے دوجے نوجوان کی کہانی سے ملتی جلتی ہے۔ دیہات میں پلے بڑھے اور اب شہروں کے صاحب زادوں کو کون سمجھائے کہ جائے پیدائش کیا ہوتی ہے۔ کاش یہ جوان آنکھیں سمجھ پاتیں کہ کیوں گاوں سے شہر واپسی پر ماں باپ آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔ کیوں آخری قدم تک چلتے کچھ باتیں یاد دلاتے رہتے ہیں۔ گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھنے کے واسطے ایکسیلیٹر پر دایاں پاؤں رکھے کلچ سے دوسرا پاؤں اٹھانے کو بے تاب ہوتے ہیں۔ فرائے بھرتے ہوئے آخر یہ نئی پود آگے بڑھ جاتی ہے۔ اس سفر میں پھر سے ایک بار نہ صرف گاوں پیچھے چھوٹتا ہے بلکہ احوال زیست، زندہ ماں باپ، رشتے ناتے، دوست احباب سب پیچھے چھوٹ جاتے ہیں۔ بوڑھے والدین اپنا سارا وقت، جمع پونجی ان پر خرچ کرتے ہیں، جنھیں آگے دیکھنا ہوتا ہے۔ نئی نسل بے مطلب کی چیزوں میں الجھ جاتی ہے، اور رشتوں ناتوں تک کی اہمیت سمجھتی ہے نہ اس کا تعاقب مقصود ہوتا ہے۔ عجیب زندگی ہے؛ کبھی کبھی اپنے آپ پر بہت ترس آتا ہے۔ کبھی خود کو کٹہرے میں کھڑا پاتے ہیں۔ مگر بہت جلد شہر کی چمک دمک میں کھو جاتے ہیں۔ اس دوڑ میں ہم بھول جاتے ہیں کہ بوڑھا باپ گھٹیوں پسانے کے لیے چکی آتا جاتا ہوگا تو کیسے! چار دن تک نل میں پانی نہ آنے پر دور تک پانی کے لیے پیدل جاتا ہوگا۔ مہینا ختم ہوتے ہی اگر تنخواہ وقت پر نہ ملی تب بھی دوسروں سے قرض لے کر ہمارے اکاونٹ میں روپے ڈالنے کے لیے رم جھم میں، یا تپتی دھوپ اور ہجوم کی دھکا کی، سب سہتے ہوئے لمبی قطار میں کھڑا اپنی باری آنے کا انتظار کرتا ہوگا، کہ اولاد کے بنک اکاونٹ میں روپے جمع کروا کے اپنی محبت کی رسید لے۔ گھر میں گیس سلینڈر ختم ہو جانے پر، ماں لکڑی کے چولھے میں دھواں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہونے کے باوجود کھانا بناتی ہوگی۔ لگتا تو یہ ہے کہ ان کے پاس گاوں میں کوئی خاص مصروفیت نہیں ہوتی ہوگی۔ ادھر شہر میں کتنے مصروف ہیں، پاس خرچ کرنے کو اتنا وقت بھی تو نہیں کہ لمحے بھر کو اپنی جائے پیدائش کو یاد کر سکیں۔ باپ کے جھکے کندھوں کا خیال آئے، گندگی میں لت پت رہنے پر بھی بچے کو گلے لگا لینے والی اس ماں سے ٹھیک سے بات کر سکیں۔ جب تک ماں ہے، تب تک تو اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، بعد میں؟ حیف! پچھ یہ سچائی بات ہے کہ بعد کی زندگی میں چاہے کتنا بھی سر پیٹ لو، ماتم کے سوا ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ خاقان خاور کی زبان میں:

جس دن مائیں مر جاتی ہیں
آنکھیں ریت سے بھر جاتی ہیں

یہ ماضی کی بحث کی جگالی نہیں بلکہ ماضی کے احساس کے خیال کا حصہ ہے۔ باپ کی آنکھوں کے سامنے، اپنے کیریئر کو بڑھاوا دیتے بچے، جانے کب باپ کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ اس کے پیچھے کے اسباب اور بعد کے نتائج تحقیقی مرکز بنتے جا رہے ہیں۔ اس پورے کھیل میں والدین کو فریب دینا سیکھ چکی، نوجوان نسل خود دل ہی دل میں سب جانتی ہے۔ تمام ہتھکنڈوں کے ساتھ وہ شہر میں اپنے جیون کے پل بتاتے ہوئے اکیلے پڑ جانے کے خطرے کی طرف بڑھے جا رہے ہوتے ہیں۔ اس پورے دور میں پتا نہیں چلتا، کب اپنے سے بڑوں کو الگ تھلگ کر ڈالتے ہیں۔ ادھر ماں باپ یہ سوچ کر ہی حیران ہوتے ہیں کہ آج ان جوان بچوں کی اپنی ترجیحات کی فہرست میں بہت سی ضروری چیزیں غائب ہوتی جا رہی ہیں، مثلاً مذہب، اخلاقیات، سچائی، محبت، پیار، خدمت، عزت ایسی تمام پرتیں جلد سے چرم روگ کے اثرات کی طرح ساتھ چھوڑتی جا رہی ہیں۔ اصل میں یہ انفیکشن کا دور ہے جس کے اثرات سے ہر رشتہ متاثر ہو چکا ہے۔

آج کی نسل جو نباتات سے بنے گھی پر زندہ ہے۔ جہاں ملاوٹ اور بازاری مصنوعات کی افراط ہے، نظریات کے نام پر آلودگی میں لپٹا علم گنگا سے لبریز ہے۔ بڑا ہی تکلیف دہ وقت ہے۔ یہاں اس فکر سے نوجوان کو سرے سے خارج نہیں کر رہے ہیں، بلکہ نوجوان کی توجہ کے طالب ہیں، کہ ایک لمحہ ٹھہر کے غور کرے۔ سہانے سپنوں کی تعبیر کے لیے وہ اپنے آپ کو فراموش کر بیٹھا ہے۔ یہ نوجوان اپنے لیے وقت نہیں جٹا پاتا، پھر بھلا وہ اپنے ایک خاندان کے لیے فرصت کے لمحات نکالے، تو جانیے کہ بہت ہے۔ یہاں گاوں ایک علامت بھی ہوسکتی ہے، جو ماضی سے متعلق ہو۔ گاوں؛ جہاں زندگی کے پروان چڑھتے، تتلاتے بڑھنے کے دن گزرے تھے۔ آج کی نسل اپنے ماضی کو اس حد تک بھلا سکتی ہے، کہ جس میں ماں باپ تک بھی شامل ہو جائیں، یہ سوچنا ہی بھیانک خواب لگتا ہے۔

اب صرف حیلہ تلاشے اور بہانے گڑھے جائیں گے کہ کام، کاروبار، گھر، خاندان دوستی، سفر جیسی سب باتیں۔ ارے دوستو! ان بزرگوں کو ہم نا تجربہ کار کیا بتلانے چلیں، انھوں نے دنیا دیکھی ہے۔ وہ آپ کی آنکھ دیکھے بغیر ہی ماجرا بھانپ لینے کی مہارت رکھتے ہیں۔ اپنی نظر میں انہیں بے چارے مان لینے والے ہم نوجوان ساتھی، صحیح معنوں میں آج بہت غریب ہو چلے ہیں۔ بھلے وہ سن رسیدہ ہمارے اور آپ کے اس نئے فریب کے قریب قریب شکل والی اصطلاحات سے ان جانے ہوں، مگر زبان کی فریب پن اور چالاکیاں وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ سچ مائیں وہ ہماری اور آپ کی ان غلط بیانیوں پر چپ رہ کر سب کچھ برداشت کریں گے۔ ان کے سہنے کی طاقت کا اندازہ ہم نوجوان نسل کو بھلا کہاں ہے۔

میں بھی اسی ذات کا حصہ ہوں، جہاں گنی چنی کچھ نئی باتوں میں پھنسا اپنے والدین کو الجھا آتا ہوں۔ کئی مرتبہ بہانے کم پڑ جاتے ہیں، جب بار بار ماں گاوں نہ آنے کی وجہ پوچھتی ہیں۔ ہم بری طرح جکڑے، بہت برے پھنسے مانس ہیں۔ نہ آگے بڑھنے کے نہ پیچھے جانے کے۔ یہ طوق خاص طور پر متوسط طبقے کے نوجوانوں کے گلے میں فٹ بیٹھتا ہے، باقی یہ کہ امیر زادوں کا احوال، مجھے نہیں معلوم۔

جرمنی کا روس پر اراکین پارلیمنٹ اور اعلیٰ سطحی حکومتی اہلکاروں کو سائبر حملوں کا نشانہ بنانے کا الزام

برلن، 26 اپریل (وس)۔ جرمن حکام نے روس پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ ان سائبر حملوں کے پیچھے ہے، جن میں میسجنگ ایپ 'سگنل' استعمال کرنے والے ارکانِ پارلیمنٹ اور اعلیٰ سطح کے حکومتی اہلکاروں کو سائبر حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے کے مطابق ایک حکومتی ذریعے نے بتایا ہے کہ وفاقی حکومت کا یہ ماننا ہے کہ سگنل میسجنگ سروس کو نشانہ بنانے والی فشنگ مہم ممکنہ طور پر روس سے چلائی جا رہی تھی۔ ذریعے نے مزید بتایا کہ اس فشنگ مہم کو روک دیا گیا ہے۔ یہ حملے صارفین کو بھیجے گئے ان پیغامات پر مبنی ہیں جن میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ سگنل ایپ کی سروس کی جانب سے بھیجے گئے ہیں۔ ان پیغامات میں صارفین سے حساس معلومات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے جنہیں بعد میں اکاؤنٹس ہیک کرنے اور چیٹ گروپس، نجی پیغامات اور تصاویر تک رسائی حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم جرمن حکومت نے ابھی تک متاثرہ ارکانِ پارلیمنٹ کی تعداد پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ جرمن جریدے ڈیئر اسپیگل کے مطابق سیاسی شخصیات کے کم از کم 300 اکاؤنٹس ہیک کیے گئے ہیں۔ جرمن پراسیکیوٹرز نے جمعہ کے روز ان حملوں کی تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے جن کے بارے میں مانا جا رہا ہے کہ ان میں کئی جماعتوں کے ارکانِ پارلیمنٹ کو نشانہ بنایا گیا ہے، جن میں پارلیمنٹ کے اسپیکر اور چانسلر فریڈرک میرٹز کی قیادت والی کرسچن ڈیموکریٹک یونین پارٹی کے ایک ممتاز رکن بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حکومتی ملازمین، سفارت کاروں اور صحافیوں کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب کیف کو یورپ میں سب سے زیادہ عسکری مدد فراہم کرنے والے ملک جرمنی کو سنہ 2022ء میں یوکرین میں شروع ہونے والی روسی عسکری کارروائی کے بعد سے سائبر حملوں کے ساتھ ساتھ جاسوسی اور تخریب کاری کی سازشوں کا سامنا ہے۔ جرمن حکام کو پہلے بھی کئی بار نشانہ بنایا گیا ہے، جس میں سنہ 2015ء کا وہ واقعہ بھی شامل ہے جب بنڈستاگ (پارلیمنٹ) اور اس وقت کی چانسلر انجیلا مرکل کے دفتر کے کمپیوٹرز کو ہیک کیا گیا تھا۔ تاہم ماسکو ان میں سے کسی بھی کارروائی کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کرتا رہا ہے۔ روس پر مغربی ممالک میں متعدد سائبر حملے کرنے کا بھی الزام عائد کیا جاتا ہے۔

بی ایل ایف کا بلوچستان میں پاکستانی فوجی قافلے پر حملہ، دو اہلکار مارے گئے

اسلام آباد، 26 اپریل (وس)۔ ملک کے صوبہ بلوچستان میں آزادی کی حامی باغی تنظیم بلوچستان لبریشن فرنٹ (بی ایل ایف) کے حملے میں دو پاکستانی فوجی افسران اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ واقعے میں اہلکاروں کے قافلے کو لے جانے والی فوجی گاڑی مکمل طور پر

تباہ ہوگئی۔ بی ایل ایف کے ترجمان میجر غرام بلوچ نے میڈیا کو جاری کردہ ایک بیان میں یہ اطلاع دی۔ تاہم فوج نے ابھی تک اس معاملے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔

"دی بلوچستان پوسٹ" کی ایک رپورٹ کے مطابق، بی ایل ایف کے ترجمان غرام بلوچ نے بتایا کہ 25 اپریل کو خضدار کے علاقے زاوہ میں باغیوں نے ریموٹ کنٹرول بم (آئی ای ڈی) کا دھماکہ کیا جس میں فوجی افسران کے قافلے کو نشانہ بنایا گیا جو اپنے کیمپ کو منتقل کرنے کے عمل میں تھے۔ دھماکے میں فوجی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ اس حملے میں گاڑی میں سوار دو اہلکار موقع پر ہی ہلاک ہو گئے جبکہ دو دیگر شدید زخمی ہو گئے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ 24 اپریل کو ایک الگ کارروائی میں جنگجوؤں نے نوشکی کے علاقے مل میں واقع ایک پولیس اسٹیشن پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا، جس کے بعد وہاں تعینات مواصلاتی آلات کو ناکارہ بنا دیا۔ حملے میں مزاحمت کرنے کی کوشش کرنے والا ایک پولیس اہلکار زخمی ہوگیا۔ مزید برآں، 24 اپریل کو ہی خاران شہر میں آرمی ہیڈ کوارٹر پر گرینیڈ لانچروں سے حملہ کیا گیا۔ ایک روز قبل 23 اپریل کو بی ایل ایف کے جنگجوؤں نے خضدار کے علاقے زاوہ میں کوئٹہ کراچی مرکزی شاہراہ کو مکمل طور پر بلاک کر دیا تھا۔ شاہراہ پر ہر قسم کی گاڑیوں اور کسی بھی مشکوک سرگرمی پر تین گھنٹے تک کڑی نگرانی رکھی گئی۔

امریکی جمہوریت پر حملہ نیا نہیں، اہل وطن اختلافات کو پرامن طریقے سے حل کرنے کا عہد کریں: ٹرمپ

واشنگٹن، 26 اپریل (وس)۔ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ امریکی جمہوریت پر حملہ نیا نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی ملک کو خون آلود کیا گیا ہے۔ انہوں نے اہل وطن سے اپنے باہمی اختلافات کو پرامن طریقے سے حل کرنے کی اپیل بھی کی۔ واشنگٹن ڈی سی میں ہفتہ کی شام ناقابلِ تسخیر قلعہ بندی کے درمیان جاری وائٹ ہاوس کرسپونڈنٹس ڈنر کے دوران پروگرام کے مقام کے باہر ہوئی فائرنگ میں مکمل طور پر محفوظ رہنے والے ٹرمپ نے اس واقعے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وفاقی ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی تعریف کی۔ فاکس نیوز کی رپورٹ کے مطابق، صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اس واقعے کے تقریباً 30 منٹ بعد وائٹ ہاوس کے بریفنگ روم میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ سالانہ ڈنر کا اہتمام واشنگٹن ہلٹن ہوٹل کے بال روم میں کیا گیا تھا۔ اس دوران کئی طرح کے ہتھیاروں سے لیس ایک شخص سیکورٹی کے حصار کی طرف بڑھا۔ ایجنٹس اور دیگر سیکورٹی اہلکاروں نے مشتبہ شخص کو آگے بڑھنے سے روکا اور اسے حراست میں لے لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مشتبہ شخص نے ایک ایجنٹ کو بہت قریب سے گولی ماری۔ اس افسر کے بلٹ پروف جیکٹ پہنے ہونے کی وجہ سے انہوں نل گئی۔ افسر مکمل طور پر ٹھیک ہے۔

وائٹ ہاوس کے بریفنگ روم میں ٹرمپ کی پریس کانفرنس میں شرکت کے لیے کئی صحافی تو براہِ راست ہلٹن ہوٹل سے پہنچے۔ ٹرمپ نے پریس کانفرنس سے پہلے مشتبہ شخص کی تصاویر اور ویڈیوز "ٹروتھ سوشل" پر پوسٹ کیں۔ ٹرمپ نے اس واقعے کو پروگرام کے بنیادی مقصد پر براہِ راست حملہ بھی قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "یہ پروگرام اظہارِ رائے کی آزادی کے لیے وقف تھا۔ اس کا مقصد دونوں پارٹیوں کے ارکان اور پریس کے نمائندوں کو ایک ساتھ لانا تھا۔" ٹرمپ نے کہا کہ اس واقعے سے واضح ہے کہ سیکورٹی انتظامات کو مزید سخت کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ واشنگٹن ہلٹن ہوٹل محفوظ عمارت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بہتر تو وائٹ ہاوس کا زیرِ تعمیر بال روم ہے، جہاں ڈرون پروف سیکورٹی اور شیشے کی بلٹ پروف دیواریں ہوں گی۔ انہوں نے اس فائرنگ سے پیدا ہونے والے خوف کو امریکہ پر منڈلاتے ہوئے خطرات کے ایک بڑے سلسلے سے بھی جوڑا۔ انہوں نے کہا، "گزشتہ چند سالوں میں یہ پہلی بار نہیں ہے جب ہماری جمہوریت پر کسی ایسے حملہ آور نے حملہ کیا ہو جو کسی کی جان لینے کے ارادے سے آیا ہو۔" انہوں نے امریکیوں سے گزارش کی، "دل سے یہ عہد کریں کہ باہمی اختلافات کو پرامن طریقے سے حل کریں گے۔" ٹرمپ نے کہا کہ یہ ڈنر اگلے 30 دنوں کے اندر دوبارہ منعقد کیا جائے گا۔ یہ اور بھی بہتر اور زیادہ شاندار ہوگا۔ حکام کے مطابق، مشتبہ شخص کی شناخت 31 سالہ کول ایلن کے طور پر ہوئی ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے مطابق، ایلن غالباً واشنگٹن ہلٹن ہوٹل میں ایک مہمان کے طور پر موجود تھا۔ اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ آف کولمبیا کی یو ایس اٹارنی جینین پیرو نے کہا کہ ایلن پر پہلے سے کئی مقدمات درج ہیں۔ وہ پہلے بھی بندوق کے ذریعے تشدد کر چکا ہے۔ اس پر ایک فیڈرل افسر پر حملہ کرنے کا الزام ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو بتوں کی بے بسی کا مشاہدہ کیسے کرایا؟

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لب بام ابھی
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا!

عبد العزیز
Mob:9831439068

''چنانچہ اس (حضرت ابراہیم) نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور صرف ان کے بڑے کو چھوڑ دیا تاکہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں (انہوں نے آکر بتوں کا یہ حال دیکھا تو) کہنے لگے 'ہمارے خداؤں کا یہ حال کس نے کر دیا؟ بڑا ہی کوئی ظالم تھا وہ' (بعض لوگ) بولے 'ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سنا تھا جس کا نام ابراہیمؑ ہے۔' انہوں نے کہا 'تو پکڑ لاؤ اسے سب کے سامنے تاکہ لوگ دیکھ لیں (اس کی کیسی خبر لی جاتی ہے)'۔ (ابراہیمؑ کے آنے پر) انہوں نے پوچھا 'کیوں ابراہیم تو نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے'؟ اس نے جواب دیا 'بلکہ یہ سب کچھ ان کے اس سردار نے کیا ہے، ان سے ہی پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔' یہ سن کر وہ لوگ اپنے ضمیر کی طرف پلٹے اور (اپنے دلوں میں) کہنے لگے 'واقعی تم خود ہی ظالم ہو۔' مگر پھر ان کی مت پلٹ گئی اور بولے 'تو جانتا ہے کہ یہ بولتے نہیں ہیں'۔ ابراہیم نے کہا 'پھر کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اُن چیزوں کو پوج رہے ہو جو نہ تمہیں نفع پہنچانے پر قادر ہیں نہ نقصان۔ تف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پوجا کر رہے ہو۔ کیا تم کچھ بھی عقل نہیں رکھتے'؟ انہوں نے کہا 'جلا ڈالو اس کو اور حمایت کرو اپنے خداؤں کی اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔' ہم نے کہا 'اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیمؑ پر۔ وہ چاہتے تھے کہ ابراہیم کے ساتھ برائی کریں۔ مگر ہم نے ان کو بری طرح ناکام کر دیا۔'' (سورہ الانبیاء:۵۸-۷۰)

کیا تم اپنی ہی تراشی ہوئی چیزوں کو پوجتے ہو؟

اور نوحؑ کے طریقے پر چلنے والا ابراہیمؑ تھا۔ جب وہ اپنے رب کے حضور قلب سلیم لے کر آیا۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا 'یہ کیا چیزیں ہیں جن کی تم عبادت کر رہے ہو؟ کیا اللہ کو چھوڑ کر جھوٹ گھڑے ہوئے معبود چاہتے ہو؟ آخر اللہ رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے؟' پھر اس نے تاروں پر ایک نگاہ ڈالی اور کہا میری طبیعت خراب ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ ان کے پیچھے وہ چپکے سے ان معبودوں کے مندر میں گھس گیا اور بولا 'آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں ہیں؟ کیا ہو گیا، آپ لوگ بولتے بھی نہیں؟' اس کے بعد وہ ان پر پل پڑا اور سیدھے ہاتھ سے خوب ضربیں لگائیں۔ (واپس آکر) وہ لوگ بھاگے بھاگے اس کے پاس آئے۔ اس نے کہا 'کیا تم اپنی ہی تراشی ہوئی چیزوں کو پوجتے ہو؟ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور ان چیزوں کو بھی جنہیں تم بناتے ہو۔' انہوں نے آپس میں کہا 'اس کیلئے ایک الاؤ تیار کرو اور اسے دہکتی ہوئی آگ کے ڈھیر میں پھینک دو۔' انہوں نے اس کے خلاف ایک کاروائی کرنی چاہی تھی، مگر ہم نے انہی کو نیچا دکھا دیا۔ (سورہ الصّٰفّٰت:98-83)

صاحب ایمان کے لئے نشانیاں:

''پھر اس کی قوم (قوم ابراہیم) کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا: قتل کر دو اسے یا جلا ڈالو اس کو۔ آخر کار اللہ نے اسے آگ سے بچا لیا، یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو ایمان لانے والے ہیں۔'' (سورہ العنکبوت:24)

ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم سے جب کہا کہ یہ مورتیاں کیا ہیں جس کے سامنے تم لوگ دھرنا دیئے بیٹھے رہتے ہو اس کے جواب میں ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے اپنے باپ دادا کو ان مورتیوں کو پوجتے ہوئے پایا۔ اس پر ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ تم کھلی ہوئی گمراہی میں ہو اور تمہارے آباواجداد بھی کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔ ان لوگوں نے حیرت زدہ ہو کر دریافت کیا کیا یہ تم یوں ہی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو یا یہ تمہارے خیالات ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے کو اپنا خدا سمجھتا ہوں اور جن چیزوں کے ذریعہ تم مورتیاں بناتے ہو اس کا بھی وہی خدا ہے۔ میں اس کی گواہی دیتا ہوں اور خدا کی قسم تمہاری غیر موجودگی میں میں تمہارے بتوں کی خبر لوں گا۔ جب وہ میلے میں چلے گئے تو ابراہیم علیہ السلام مرکزی بت خانے میں گھس گئے پہلے تو طنزاً بتوں سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ تم پر جو چڑھاوا کیا گیا اس کو کھاتے کیوں نہیں پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بتوں پر پل پڑے اور ایک بڑے بت کو چھوڑ کر سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ لوگوں نے جب واپسی پر بتوں کا حال زار دیکھا تو کہا کہ یہ ہمارے خداؤں کا حال کس نے ایسا کر دیا؟

حضرت ابراہیمؑ پر الزام قائم ہو جانے کے بعد قوم کے سربراہوں نے حکم دیا کہ حضرت ابراہیمؑ کو عام لوگوں کے سامنے لا کر پبلک کی موجودگی میں ان سے پوچھ گچھ کی جائے کہ سارا معاملہ لوگوں کے سامنے آئے اور لوگ اس کے گواہ رہیں۔ یہ اہتمام اس لئے ضروری خیال کیا گیا ہوگا کہ یہ جرم ان کے نزدیک ایک سنگین جرم تھا جس کی سزا بھی ان کی شریعت میں بہت سخت تھی اس وجہ سے انہوں نے چاہا کہ اس کی تحقیقات پبلک کے سامنے ہو تاکہ لوگوں کو جرم کی شناعت کا اندازہ بھی ہو اور مجرم کو جو سزا دی جائے وہ عام عبرت کی موجب بھی ہو۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ اس زمانے میں اس طرح کے مذہبی معاملات میں حکم لگانے میں اور فتویٰ دینے کے مجاز مذہبی پیشوا ہوتے تھے۔ حکومت وقت (اگر کوئی ہوتی تھی) انہی کے فتوے کی تنفیذ کر دیتی تھی۔

بالآخر مذکورہ بالا حکم کے مطابق حضرت ابراہیمؑ عام لوگوں کے سامنے، پیشوایان دین کی عدالت میں پیش کئے گئے اور ان سے سوال ہوا کہ ابراہیمؑ! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ جرم تم نے کیا ہے؟ حضرت ابراہیمؑ نے نہایت تیکھے طنز اور استہزا کے انداز میں جواب دیا کہ یہ کارستانی تو ان کے بڑے کی معلوم ہوتی ہے اور اس بارے میں مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے، آخر آپ لوگ انہی سے کیوں نہیں پوچھتے، اگر یہ بولتے ہیں تو خود ہی اپنی کہانی آپ کو سنا دیں گے!

یہ جواب دے کر حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کے ان بزرگوں کو اس مقام پر لا کھڑا کیا جہاں اعتراف شکست کے سوا کوئی اور راہ ان کیلئے باقی ہی نہیں رہ گئی۔ ان کو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا کہ ''یہ تو تمہیں اچھی طرح علم ہی ہے کہ یہ بولتے نہیں'' ان کے اس اعتراف کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ ''یعنی اگر یہ اس لائق بھی نہیں کہ خود اپنی بپتا تم کو سنا سکیں تو آخر یہ کس مرض کی دوا ہیں کہ ان کی عبادت کرتے ہو اتم پر اور تمہارے ان معبودوں پر لعنت ہے۔ آخر تم لوگ عقل سے کیوں کام نہیں لیتے۔

یعنی حضرت ابراہیمؑ کی اس ٹھوکر نے ذرا ان کو متنبہ کیا اور وہ اپنے باطن کی آواز اور اپنے عقل و دل کی رہنمائی کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم لوگ تو اس نوجوان کو ظالم کہتے ہو لیکن اس نے ثابت کر دیا کہ ظالم وہ نہیں بلکہ ظالم تم خود ہو کہ ایسی چیزوں کو معبود بنائے بیٹھے ہو جو یہ صلاحیت بھی نہیں رکھتی ہیں کہ خود اپنے سر پر آئی ہوئی مصیبت کو دفع کر سکیں یا اس کو کسی دوسرے سے بیان ہی کر سکیں۔

'نکس' کے معنی کسی چیز کو الٹ دینے کے ہیں کہ اس کے پاؤں اوپر ہو جائیں اور اس کا سر نیچے۔ حضرت ابراہیمؑ کی اس تنبیہ سے ذرا دیر کیلئے انہوں نے آنکھیں کھولیں تو سہی لیکن پھر اوندھے ہو گئے اور بولے کہ یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ یہ بولتے نہیں تو ہم ان سے کس طرح پوچھیں!...... جو لوگ اس قسم کی جہالتوں میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے دلوں پر بھی کبھی کسی واقعہ یا تنبیہ سے ایسی روشنی پڑتی ہے کہ انہیں سیدھی راہ صاف دکھائی دینے لگتی ہے لیکن عصبیت جاہلیت آسانی سے جان چھوڑنے والی چیز نہیں ہے اس وجہ سے وہ پھر اندھے بہرے بن جاتے ہیں اور ایک قدم صحیح اٹھا کر پھر وہی الٹی چال اختیار کر لیتے ہیں جو چل رہے ہوتے ہیں۔

بے بسی کی کہانی:

حضرت ابراہیمؑ اپنے حریفوں کو جس مقام پر لانا چاہتے تھے ان کو انہوں نے وہاں لا کھڑا کیا۔ وہ پکار اٹھے کہ یہ تو بولتے نہیں تو ان سے کس طرح ان کا حال پوچھا جائے! ان کے اس اعتراف کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے ان پر بھرپور وار کیا۔ فرمایا کہ پھر تم اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ تم کو کوئی نفع پہنچا سکیں نہ کوئی نقصان! یہ تقریر ظاہر ہے کہ بتوں کی بے بسی کو اس طرح آشکارا کر دینے کے بعد جتنی مؤثر ہو سکتی تھی اس کے بغیر اتنی مؤثر نہیں ہو سکتی تھی۔ اس کے بغیر اگر یہی بات ان کے سامنے لائی جاتی تو وہ اس کے جواب میں سو باتیں بنا سکتے تھے لیکن اب جب کہ وہ پاش پاش ہو کر سامنے پڑے ہوئے اپنی زبان حال سے اپنی بے حقیقتی اور بے بسی کی کہانی خود ہی سنا رہے تھے تو ان کے پجاری ان کی حمایت میں کیا چیز پیش کر سکتے تھے۔

پیشوائی خطرے میں:

جب پجاریوں اور مندر کے پروہتوں نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے ان کا سارا کاروبار پیشوائی خطرے میں ڈال دیا ہے۔ نہ ان کا کوئی بھرم رہ گیا ہے نہ ان کے معبودوں کا تو اپنے عوام کو اکسایا کہ یہ وقت اپنے معبودوں کی حمایت میں اٹھنے کا ہے۔ اگر اس وقت اس نوجوان کے خلاف کوئی سخت کاروائی نہ کی گئی تو آباواجداد کا دین تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ معلوم ہوتا ہے اس اپیل کا عوام پر اثر ہوا اور حضرت ابراہیمؑ کے خلاف اقدام سے متعلق کچھ تجویزیں بھی سامنے آئیں لیکن ان تجویزوں سے پروہتوں کو اطمینان نہیں ہوا۔ انہوں نے ابھارا کہ اگر اس شخص کے خلاف سچ مچ کوئی مؤثر کاروائی کرنی ہے تو یہ کرو کہ اس کو جلا دو۔ پروہتوں نے چاہا کہ یہ سزا دے کر اپنے زعم کے مطابق اس فتنہ کا کلی سد باب کر دیں۔

اس فیصلہ کے بموجب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں جلانے کی کوشش کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو حضرت ابراہیمؑ کیلئے ٹھنڈک اور سلامتی بنا دیا۔ اس کی کیا شکل ہوئی؟ قرآن میں اس کی کوئی تصریح نہیں ہے لیکن اس بات میں کوئی استبعاد نہیں ہے کہ اشیاء کے خواص و اثرات تمام تر اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں۔ وہ جس زہر کو جس کیلئے چاہے تریاق بنا دے اور جس تریاق کو جس کیلئے چاہے زہر بنا دے۔

حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں جلانے کیلئے پروہتوں نے ایک سازش کی جس کی طرف سورۃ الصّٰفّٰت کی آیت 98 میں اشارہ ہے۔

ایک صاحبِ دل کا سفرِ حج عاقلانہ نہیں عاشقانہ

عبدالعزیز

کوئی شخص مضمون نگار ہو، تحریر اس کی شاہکار ہو، صحافی وفنکار ہو، دین اور دنیا سے یکساں طور پر واقف کار ہو، زبان وادب کا ماہر اور قلمکار ہو اگر وہ خانہ کعبہ اور آستانہ رسولؐ پر حاضری دیتا ہو، اپنا سفرنامہ قلم بند کرتا ہو تو آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ اس کی تحریر کتنی دلکش اور کس قدر جاذب نظر ہوگی اور اس کی واردات قلبی کا کیا حال ہوگا۔ اس میں صرف زور قلم اور البیلے طرز کی تحریر نہیں ہوگی بلکہ صاحب دل مصنف کاغذ کی سطح پر اپنے دل کے ہزار ٹکڑے پھیلا دیئے ہوں گے کچھ اس طرح کہ کوئی فرد اگر اسے حج کیلئے سفر کرنے سے پہلے پڑھ لیتا ہے تو یقیناً تصورات وتجلیات کی دنیا میں ہی نہیں بلکہ ایک حد تک مشاہدات وتجربات کی دنیا اسے نظر آنے لگتی ہے۔ پھر جب وہ اپنے پورے وجود کے ساتھ اور اپنی کھلی آنکھوں کے ساتھ مکہ ومدینہ پہنچتا ہے تو سفرنامہ اس کے لئے معاون اور معلم کی طرح رہنمائی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

یہ سفرنامہ ایک ایسے ہی صاحب دل اور صاحب طرز ادیب کا ہے، جس کی تحریریں آج بھی زندہ ہیں اور منہ بولتی ہوئی تصویریں ہیں۔ راقم کی زائرین سے درخواست ہوگی کہ آپ اپنے مقدس سفر سے پہلے ضرور ایک نظر دیکھ لیں حج سے متعلق بہت کچھ معلوم ہو جائے گا، دل میں بھی سوز گداز کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ ہم جانتے ہیں کہ حج مجموعہ عبادات کا نام ہے مگر جب کہ لوگ روح عبادت سے روشناس ہوں۔ اس کتاب میں عبادات کی روح بھی خوبصورت اور دلنشیں الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ سفر کامیابی سے طے کر سکیں گے، دل میں ہر وقت خدا کی یاد ہوگی اور زبان خداوند قدوس کے ذکر سے تر رہے گی قدم قدم پر اللہ کی مہربانیوں اور کرم فرمائیوں کا مشاہدہ ہوتا رہے گا۔ کتاب کی کچھ جھلکیاں پیش کرنے کی راقم السطور سعادت حاصل کرتا ہے۔ پوری کتاب سے جو فوائد حاصل ہوں گے ظاہر ہے چند سطروں سے وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے۔ یہ سطریں ممکن ہے آپ کو کتاب کے اوراق تک پہنچانے میں معاون ومددگار ثابت ہوں۔

صاحب سفرنامہ نے کتاب کا جو مقصد بتایا ہے ملاحظہ فرمائیں:

''کعبہ کی تجلیات وربوبیت آج بھی وہی، مدینہ کے انوار رسالت آج بھی وہی، بندوں کے سروں میں سودائے عبدیت وہی، افراد امت کے دلوں میں ہوائے شوق وہی، کتاب اصلاً مجموعہ ٹھہری انہیں نقوش وتاثرات کا'' مقصد سفر کچھ یوں بیان فرماتے ہیں:

''سفر سیر وتفریح کے لئے نہ تھا۔ تحصیل ''علوم'' وتکمیل ''فنون'' کیلئے نہ تھا۔ علمی وادبی ''تحقیقات'' تاریخی واثری ''تفتیش'' کے لئے نہ تھا۔ کشمیر وشملہ کا نہ تھا۔ لندن وپیرس، آکسفورڈ وکیمبرج کا نہ تھا۔ ہاں وہاں کے لئے بھی نہ تھا جہاں گرج گرج کر تقریریں کی جاتی ہیں اور جھگڑ جھگڑ کر رزولیوشن پاس ہوتے ہیں۔ سفر چلچلاتی ہوئی ریگ والی زمین کی طرف تھا۔ گرمی کے موسم میں اس آسمان کی چھت کے نیچے تھا جس کا آفتاب تمتمایا ہوا ہوتا ہے۔ ہوٹلوں اور پارکوں، آبشاروں اور سبزہ زاروں کی طرف نہ تھا، خشک اور چٹیل میدانوں، بے آب وگیاہ ویرانوں اور آگ وخاک برسانے والے ریگستانوں کی جانب تھا۔ ایک گنہگار امتی، اپنے شفیع وشفیق آقا کے آستانے پر حاضر ہو رہا تھا۔ بندے کی حاضری اپنے مولیٰ کے دربار میں۔ بھاگا ہوا غلام تھک ہار کر، پچھتا کر اور شرما کر پھر اپنے مالک کی طرف رخ کر رہا تھا۔''

وقت سفر کی آواز بھی سنتے چلئے:

''مولیٰ ہر بے کس کی لاج تیرے ہاتھ میں ہے! ہر مفلس کا آسرا تیرا ہی دست کرم ہے! بلایا ہے تو اپنے در سے محروم نہ واپس کرنا۔ اپنے اس غضب سے پناہ میں رکھنا کہ اس آستان پاک تک پہنچ کر انوار صاحب خانہ کی نوازش سے یکسر محروم رہے۔ نہ ہو کہ مکان پر حاضری کے بعد بھی لامکان والے مکین کی تجلیات قبول پذیرائی حجاب ہی میں رہیں۔ بیت کے ساتھ رب البیت کے انوار جمال کی بھی جھلک اپنے ظرف وبساط کے لائق نصیب ہو۔ مردوں کو جلانے والے مالک، مایوسوں کو خوش خبری دینے والے مولی، بے کسوں کی دستگیری کرنے والے آقا! دلوں کے زخم پر مرہم رکھنے والے پروردگار! تجھ سے بھاگا ہوا تیرا نافرمان غلام، تیرے اور تیرے حبیبؐ کے آستان پاک پر سر رکھنے کو حاضر ہو رہا ہے۔ دعاؤں کا قبول کرنا تیرے ہی ہاتھ ہے اور دعاؤں کی توفیق دینا بھی تیرے ہی ہاتھ میں۔''

صاحب سفر حجاز اپنی غفلتوں کا بھی ذکر کئے بغیر نہیں رہتے: حج بیت اللہ چند شرائط کے جمع ہو جانے پر ہر مسلمان پر اسی طرح فرض عین ہے جس طرح ہر روز پانچ وقت کی نماز یہاں نماز ہی کا فریضہ کب خوش دلی اور اپنے شرائط کے ساتھ ادا ہو پاتا ہے جس میں نہ کچھ خرچ ہے اور کوئی خاص محنت، جو فریضہ حج کے نہ ادا کرنے کا رونا رویا جائے۔ عمر کی گھڑیاں خاموشی اور تیزی کے ساتھ گزرتی رہیں۔ دن ہفتوں میں، ہفتے مہینوں میں، مہینے برسوں میں تبدیل ہوتے رہے اور اس فریضہ کی ادائی کا خیال تک نہ آیا۔ کلام مجید کی آیات میں اور رسول برحق کی احادیث میں خدا معلوم کتنی بار ادائے حج کی فرضیت اور تاکید نظر سے گزری اور عدم ادائے حج کی وعیدیں بار بار پڑھیں، پر قلب کی غفلتوں اور نفس کی شرارتوں اور ہوش وخرد کی ہرزہ کاریوں نے ہمیشہ مشورہ یہی دیا کہ یہ اوامر واحکام دوسروں ہی کے لئے ہیں۔ اپنے کو ان سے کیا تعلق اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ عمر کی کتنی بیش بہا فرصتیں اور زندگی کی کتنی جاکر نہ آنے والی مہلتیں، اسی غفلت، اسی بے حسی اور اسی قساوت قلب کی نذر ہو گئیں۔

ہندستان کے طول وعرض میں بے شمار سفر، بہ ضرورت اور بلا ضرورت کر ڈالے لیکن جو ایک ہی جگہ سفر کرنے اور حاضری دینے کی تھی وہاں سر کے بل چلنا کجا، پیروں کے بل بھی جانا نصیب میں نہ آیا۔ بنگلوں اور کوٹھیوں، حویلیوں اور ڈیوڑھیوں کے گرد چکر لگانے میں ایک عمر گذر گئی۔ پر وہ آستان پاک جو اس قابل تھا کہ اس کے گرد وطواف کرنے میں ساری عمر تمام کر دی جاتی اور اس پر پروانہ وار اپنی جان نثار کر دی جاتی، گردش تقدیر نے محروم رکھا تو اس کی جبیں سائی سے! ملک کے گوشہ گوشہ کی سیر کر ڈالی، پر نہ توفیق ہوئی تو ایک اس سرزمین کی زیارت سے مشرف ہونے کی جس کی سربلندی پر آسمان کو بھی رشک ہے۔ جہاں کھڑے ہو کر اللہ کے خلیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے رب کی توحید کی منادی کی تھی اور جس کی ریگ کے ذروں پر اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم ممکن ہے کہ آج تک ثبت رہ گئے ہوں۔

محرومیوں کی حکایت دراز، اور کوتہ بینیوں کا سلسلہ طویل، لیکن رحمت باری بے حساب اور فضل خداوندی بیکراں، بڑے بڑے مجرم اپنی سیہ کاریوں کی پوٹ کی پوٹ لے کر آئے اور بحر کرم کے ایک قطرہ نے سارے دفتروں کی سیاہیاں دم بھر میں سفیدی سے بدل دیں۔ روتے کانپتے آئے اور ہنستے کھلکھلاتے واپس گئے۔ اور ایک قصباتی کج مج زبان نے اپنی بولی میں یوں عرض کیا ہے:

سمجھے تھے سیہ کاری اپنی ہے فزوں حد سے...... دیکھا تو کرم تیرا اس سے بھی سوا پایا

بالآخر جس کی رحمت ابر کرم بن کر سوکھی کھیتوں کو آن کی آن میں سرسبز وشاداب کر دیتی ہے اس کی مشیت اس کی متقاضی ہوئی کہ ایک محروم عمل، مردہ قلب کو اپنے حرم محترم کی حاضری وطواف اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ کی زیارت سے مشرف فرما دے۔ چنانچہ ارادہ ہوا، منصوبے بندھے اور زبان پہلی بار لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک کے تلفظ پر کھلی! ملکوتیوں کی سجدہ گاہ اور ایک سراپا عصیاں کی جبیں! ایاز قدر خود بشناس عقل اس خوش قسمتی پر دنگ خرد اس بوالعجبی پر حیران

لیکن ربوبیت کے عجائب بے شمار ہیں۔ اپنا نام رب العالمین ارشاد فرمایا ہے۔ رب الصالحین نہیں فرمایا۔ مرتبہ فلاح پر صرف اتقیاء وصالحین، ابرار واخیار ہی نہیں پہنچائے جاتے، ربوبیت کا تعلق اشرار وفجار سے بھی ہے۔ دستگیری صرف نیکوں ہی کی نہیں، بدوں اور بدتر سے بدتروں کی بھی ہوتی رہتی ہے۔ ہوائے بہار جب چلتی ہے تو چمن کے خوشبودار پھولوں اور چراگاہ کی گھاس کی پتیوں دونوں کو مہکا دیتی ہے۔ مولانائے محترم آداب سفر حج بھی بیان کرتے ہیں اور اپنے ہفتہ وار 'سچ' کے ناظرین سے اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں کو معاف کرنے کی درخواست بھی کتنے واضح الفاظ میں کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

آداب سفر حج سے ہے کہ اس سفر کو سفر آخرت کا نمونہ سمجھے۔ احرام کی چادروں کو کفن کی چادروں کا نمونہ تصور کرے۔ اور چلتے وقت اپنے تمام ملنے والوں اور اپنے سے تعلق رکھنے والوں سے اپنی خطاؤں کی معافی طلب کرے۔ ناظرین سچ تک فرداً فرداً پہنچنا ممکن نہیں۔ ان کے حقوق کی ادائی میں مدیر سچ کی جانب سے خدا معلوم کتنی غفلتیں اور کتنی کوتاہیاں اب تک ہوئی ہوں گی اور خدا معلوم کتنوں کی دل آزاریاں ان اوراق کے ذریعہ سے ہو چکی ہوں گی، سب کی خدمت میں بہ منت ولجاجت گزارش ہے کہ اپنے اس خادم کی بڑی اور چھوٹی، دانستہ اور نادانستہ ساری خطاؤں کو اللہ کے واسطے صدق دل سے معاف فرمائیں۔ وہ جو حاکموں کا حاکم ہے، ان کی خطاؤں کو بھی معاف فرمائے گا۔ اس دربار کے سچے سفیر کی بشارتیں اور وعدے اس باب میں تصریحاً موجود ہیں۔

التماس عفو کے بعد دوسری گزارش سچ کی برادری سے یہ ہے کہ اس خادم کو دعائے خیر سے محروم نہ رکھا جائے اور زاہد وفاسق سب کی سننے والے کی بارگاہ میں بار بار عرض کیا جائے کہ اس گنہگار کو حج مبرور اور زیارت مقبول نصیب ہو۔ حکم ملا ہے کہ توشۂ سفر کا سامان رکھو اور پھر خود ہی ارشاد ہوا ہے کہ بہترین توشۂ سفر تقویٰ ہے۔ یہاں تقویٰ کیسا تقویٰ کا سایہ بھی نہیں پڑنے پایا سہارا جو کچھ ہے وہ کسی رؤف ورحیم کی رحمت بے حساب اور کرم بے انداز کا ہے۔ اور اس کے بعد اگر کسی توشہ کی طلب وہوس ہے تو وہ اہل دل کی دعائیں ہیں۔ زہے نصیب اس کے جس کے نصیب میں یہ توشہ آجائے۔ شان کریمی کے حوصلے دیکھنا، کیسے نامہ سیاہ کو نوازا جا رہا ہے۔ کس ننگ خلائق کو سرفراز کیا جا رہا ہے

لگ بھگ ایک صدی پہلے کا حج: یہ حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ نے 1929ء میں حجاز کا سفر مبارک کیا۔ سفر کے بعد اپنے ہفتہ وار 'سچ' لکھنؤ میں قسط وار شائع کیا۔ جسے بڑی دلچسپی سے پورے ہندستان میں پڑھا جاتا رہا۔ اس وقت سفر کی صعوبتوں کا کیا حال تھا اور بمبئی جیسے شہر میں دو دو ہفتے پانی والے جہاز کا کس طرح انتظار پر انتظار کیا جاتا تاریخوں پر تاریخیں کیسے تبدیل ہوتیں اور پانی والے جہاز میں کتنا مشقت بھرا سفر ہوتا۔ سفرنامہ میں پڑھنے کے لائق ہے۔ اس وقت کی بمبئی بھی کیسی تھی اس کی بھی مولانائے محترم نے تصویر کشی کی ہے۔ حاجیوں سے لوگوں کو کس قدر والہانہ الفت محبت تھی اس کا بھی ذکر ہے۔ جہاز کے زائرین حرم کی خود غرضیوں کی بھی جھلک ہے۔ اس وقت مکہ کی سڑکیں خستہ حال تھیں، اونٹ، گدھے اور خچر کی سواریوں پر لوگ سفر کرتے تھے۔ شور وغل کا بھی سماں رہتا تھا۔ اکا دکا کاریں سڑکوں پر کہیں کہیں نظر آتی تھیں۔ راقم کو 2004ء میں سفر حج نصیب ہوا۔ 1929ء اور 2004ء کے درمیان بلکہ اب زمین آسمان کا فرق ہے۔ شاہراہیں کشادہ اور پختہ۔ صفائی ستھرائی میں بے مثال گاڑیوں کا وہی سیلاب جو دنیا کے بڑے اور خوبصورت شہروں میں نظر آتا ہے۔ فلک بوس عمارتیں، فائیو اسٹار ہوٹلس بھی بڑی تعداد میں دکھائی دیتے ہیں۔ قاضی غلام محمد قادر صاحب جو مکہ میں رہتے ہیں فرماتے ہیں کہ ہر سال تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ دو چار سال بعد جانے والوں کو بھی زبردست تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔

حج کا پیغام: مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے سفر حج کی آپ بیتی سے دوسروں کو کیا ملے گا کے جواب میں لکھا ہے کہ ''ہاں ایک پیام ملا، سچ کے ہر پڑھنے والے کیلئے، ہر مرد کیلئے، ہر عورت کے لئے، ہر چھوٹے کیلئے، ہر بڑے کیلئے، ایک پیام ہے اور وہ ایک ہی پیام ہے جو مسجد حرام سے، خانہ کعبہ سے، مسجد نبویؐ سے، حجرہ مطہرہ سے، محراب شریف سے، منبر مبارک سے، منیٰ کی قربان گاہ سے، عرفات کے میدان سے، زمزم کے قطروں سے، خاک حرم کے ذروں سے، سب کو ایک ہی پیام ملا اور وہ پیام ہے کونوا انصار اللہ (کون ہے دین کے معاملے میں اللہ کا مددگار؟) وہ پیام دین کی نصرت کا ہے۔ ملائکہ رحمت نصرت دین کے مظاہروں کے اشتیاق میں ہیں خواہ وہ معرکہ بدر کی صورت میں ہوں یا واقعہ کربلا کی شکل میں! خدائے پاک نصرت دین کی توفیق سچ پڑھنے والوں اور سارے مسلمانوں کو مرحمت فرمائے۔'' کاش! 'کونوا انصار اللہ' کے جواب میں سارے حاجی واپسی پر یہ کہیں 'نحن انصار اللہ' (ہم ہیں اللہ کے مددگار)۔ دین کے لئے سب کچھ کر گزرنے کا عزم کریں اس پر کھرے اور پورے اتریں اور حق کا چراغ روشن کرتے ہوئے دنیائے فانی سے رخصت ہوں۔ یہی حج کا پیغام ہے۔ یہی حج کا پیام ہے۔ عبادت اسی کو کہتے ہیں اطاعت اسی کا نام ہے۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا!

قاضی محمد ابراہیم خلیل سبیلی
9908922786

ملک کی سیاست میں جہاں ایک طرف پانچ ریاستوں میں انتخابات کی گنتی ہونے والی ہے؛ جس سے پورا ملک سکتہ میں ہے، وہیں عام آدمی پارٹی کے سات راجیہ سبھا اراکین اچانک اپنی پارٹی سے انحراف کر کے بی جے پی میں شمولیت اختیار کر چکے ہیں۔ یہ ایسا واقعہ ہے جس نے ملک کے جمہوری ڈھانچے اور سیاسی اخلاقیات پر کئی سوال کھڑا کر دئیے ہیں۔ ہمیں اس سیاسی کھیل کو سمجھنے کے لئے اس کے پس منظر، محرکات اور قوتوں کا گہرائی سے جائزہ لینا ہوگا کہ پس پردہ کونسی طاقتیں اس پورے ڈرامہ کی تشکیل میں مصروف رہیں۔ سیاست روز اول سے امکانات کا کھیل رہی ہے، لیکن حالیہ برسوں جس طرح سے اقتدار کی بساط پر مہروں کو بدلا گیا ہے اس نے نظریاتی سیاست کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی ہے۔ عام آدمی پارٹی جس کا جنم بدعنوانی کے خلاف ایک تحریک کے بطن سے ہوا تھا آج خود اسی نظام کا شکار نظر آتی ہے۔ راگھو چڈا، سندیپ پاٹھک، ہربھجن سنگھ اور سواتی مالیوال وغیرہ کا ایک ساتھ پارٹی کو خیر باد کہہ دینا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ دباؤ اور مصلحت کے سنگم پر کھڑے ہو کر بڑے بڑے ستون بھی متزلزل ہو سکتے ہیں۔ یہ وہی ستون ہیں جو اپنی تقریروں میں بڑی بڑی باتیں کیا کرتے تھے، چڈا کا بیان مجھے یاد ہے انہوں نے کہا تھا: ''مجھے خریدنے کے لئے ابھی تک نہ اتنی رقم بنی ہے اور نہ ہی ایسی کوئی پارٹی پیدا ہوئی ہے۔'' اس منظر نامہ میں بی جے پی کا کردار ایسی مقناطیسی کشش کی طرح ہے جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے پاس ایسی ''سیاسی واشنگ مشین'' بھی موجود ہے جس نے عوامی ذہنوں میں یہ بات پختہ کر دی ہے کہ بی جے پی میں شمولیت ہر قسم کے قانونی اور سیاسی گناہوں کا دھو سکتی ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ بی جے پی کی حکمت عملی میں سام، دام، ڈنڈ اور بھید کے قدیم اصولوں کا جدید ترین استعمال کیا جاتا ہے۔ جب ہم اس بات کا تجزیہ کرتے ہیں کہ کیا ان لیڈروں پر سیاسی دباؤ تھا؟ تو جواب خود بخود ان ایجنسیوں کی کارروائیوں میں مل جاتا ہے جو پچھلے کئی ماہ سے عام آدمی پارٹی کے گرد گھیرا تنگ کئے ہوئے تھیں۔

اس پورے واقعہ کا ماسٹر مائنڈ کون تھا یہ پیچیدہ سوال ہے۔ لیکن اگر باریک بینی سے دیکھا جائے تو راگھو چڈا کا کردار سب سے نمایاں نظر آتا ہے۔ کیونکہ چڈا اروند کیجریوال کے سب سے معتمد خاص اور پارٹی کے دماغ سمجھے جاتے تھے۔ ان کی قیادت میں سات ارکان کا ٹوٹنا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کوئی جذباتی فیصلہ نہیں؛ بلکہ منظم اور قانونی پیچیدگیوں کو مدنظر رکھ کر کیا گیا منصوبہ ہے۔ اور یہ بات بھی کہ وفاداری کی تبدیلی کے خلاف قانون سے بچنے کے لئے دو تہائی ارکان کی ضرورت ہوتی ہے اسی لئے سات کا ہندسہ اسی قانونی ڈھال کو حاصل کرنے کے لئے پورا کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پس پردہ کوئی بڑی طاقت کارفرما تھی جس نے تمام قانونی باریکیوں کو سمیٹ کر مستقبل کے تحفظ کی ضمانت فراہم کی۔ بی جے پی نے جس طرح ان مہروں کو اپنی بساط پر سجایا ہے وہ ان کی انتخابی مشنری اور سیاسی عقلمندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی یہ لیڈران نظریاتی تبدیلی کی وجہ سے ہی بی جے پی میں گئے یا پھر اس کے پیچھے اقتدار کا لالچ اور مقدمات سے بچنے کی کوشش تھی؟ سواتی مالیوال کا معاملہ ہو یا پنجاب کے دیگر لیڈروں کے تحفظات، ہر ایک نے کوئی نہ کوئی اخلاقی جواز پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن عوام اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ سیاست میں اتنی بڑی تبدیلی کے پیچھے ذاتی مفاد اور بقا کی جنگ ہوتی ہے۔ یہ عاپ کے لئے ایسا زخم ہے جو شاید برسوں نہ بھر سکے، کیونکہ جن لوگوں نے پارٹی بنائی اور اسے سینچنے میں خون پسینہ ایک کیا آج وہی بیچ منجدھار میں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ یہ واقعہ اس وسیع سیاسی رجحان کا حصہ ہے جہاں علاقائی جماعتوں کو ختم کر کے صرف مرکزیت پسند نظام کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ بی جے پی کا ہدف صرف دہلی یا پنجاب نہیں بلکہ وہ ہر اس جگہ پر اپنا پرچم لہرانا چاہتی ہے جہاں کوئی متبادل قوت سر اٹھانے کی کوشش کرے۔ اس پورے عمل میں جمہوریت کا اصل جوہر پامال ہو رہا ہے؛ یعنی عوام کسی لیڈر کو کسی مخصوص نظریے کے تحت ووٹ دیتے ہیں لیکن منتخب ہونے کے بعد وہ لیڈر اپنی تمام وفاداریاں نیلام کر دیتا ہے۔ یہ صورت حال ووٹرز میں مایوسی پیدا کرتی ہے اور نظام پر سے ان کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ بی جے پی کی اس کامیابی کو اگرچہ ان کے حامی بڑی فتح قرار دے رہے ہیں۔ راگھو چڈا اور ان کے ساتھیوں کی شمولیت سے بی جے پی کو راجیہ سبھا میں متنازع قوانین کو پاس کرانے میں غیر معمولی سہولت فراہم کرے گا۔ عام آدمی پارٹی کے اندر برپا ہونے والا یہ سیاسی زلزلہ جس نے راجیہ سبھا کی جڑوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے، ہندوستانی سیاست کے لئے نئے باب کا پیش خیمہ ہے۔

اس عظیم سیاسی تبدیلی کے بعد اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ عاپ کا کیا بنے گا جس نے دہلی کی گلیوں سے نکل کر ملک کو ایک متبادل سیاست کا خواب دکھایا تھا۔ پارٹی کا مستقبل ایسے نازک موڑ پر ہے جہاں اس کی بقا کا دارومدار اس کی قیادت کے ردعمل پر ہے۔ سات راجیہ سبھا کے انحراف جن میں سندیپ پاٹھک جیسے ماہر تنظیم سازی اور راگھو چڈا جیسے جوان چہرے شامل ہیں، پارٹی کے ڈھانچہ کو اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔ اب کیجریوال کے لئے سب سے بڑا چیلنج اپنی باقی ماندہ صفوں کو متحد رکھنا ہے۔ جب پارٹی کے وہ ستون ہی گر جائیں جنہوں نے دوسری ریاستوں میں پارٹی کو پھیلانے کی ذمہ داری اٹھائی تھی تو نچلے درجہ کے کارکنوں میں مایوسی پھیلنا فطری امر ہے۔ آنے والے دنوں میں دہلی اور پنجاب کے ایم ایل ایز پر بھی بی جے پی کی نظریں ہو سکتی ہیں۔ اگر کیجریوال اپنی قیادت میں کوئی تبدیلی نہیں لاتے تو پارٹی ایک بار پھر علاقہ یا شہر تک محدود ہو کر رہ جائے گی۔ عاپ کے ٹوٹنے کے بعد آنے والے پارلیمانی انتخابات کا رنگ یکسر بدل چکا ہے۔ اس سیاسی تبدیلی نے اپوزیشن کے اتحاد یعنی انڈیا الائنس کو ایک ایسا زخم دیا ہے جو انتخابات تک شاید ہی بھر سکے۔ بی جے پی نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ انتخابات سے پہلے ہی نفسیاتی جنگ جیتنا جانتی ہے۔ آنے والے انتخابات ''مودی بمقابلہ منتشر اپوزیشن'' کا روایتی رنگ اختیار کر لیں گے۔ آخر میں یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ عاپ کے اراکین کا انحراف پارٹی کے ساتھ ساتھ بدلتے ہوئے ہندوستان کا آئینہ بھی ہے۔ اگر کیجریوال اپنی جماعت کو اس بحران سے نکال باہر کرتے ہیں تو یہ ان کا سیاسی معجزہ ہوگا۔ ورنہ تاریخ انہیں ایسے بانی کے طور پر یاد رکھے گی جس نے بہت جلد عروج دیکھا اور اسی تیزی سے اس کی تحریک بکھراؤ کا شکار ہو گئی۔

Scanned with OKEN Scanner

تلنگانہ کے وزیراعلیٰ ریونت ریڈی کا 'پرجاوانی' کو نچلی سطح تک لے جانے کا حکم

حیدرآباد: تلنگانہ کے وزیراعلیٰ اے ریونت ریڈی نے حکام کو ہدایت دی ہے کہ ریاست میں عوامی شکایات کے ازالے کے نظام کو مضبوط بنایا جائے اور درخواستوں کو تیزی سے نمٹانے کے لیے 'پرجاوانی' پروگرام کو زمینی سطح تک وسعت دی جائے۔ اتوار کے روز ایم سی ایچ آر ڈی میں منعقدہ ایک جائزہ میٹنگ میں، وزیراعلیٰ نے چیف سکریٹری کے رام کرشنا راؤ اور سینئر حکام کو ہدایت دی کہ شہریوں کو طویل مسافت طے کرنے سے بچانے کے لیے پرجاوانی خدمات کا دائرہ ضلعی ہیڈکوارٹرس سے بڑھا کر ریونیو ڈویژن کی سطح اور بعد ازاں منڈلوں تک کیا جائے۔ پرجاوانی پروگرام کا آغاز 8 دسمبر 2023 کو کیا گیا تھا، جس کے تحت عوامی شکایات کے ازالے کے لیے ایک منظم نظام قائم کیا گیا ہے۔ فی الحال یہ پروگرام پرجا بھون، حیدرآباد میں ہفتے میں دو بار منعقد ہوتا ہے جہاں مختلف محکموں کے افسران عوامی مسائل سنتے اور ان کا اندراج کرتے ہیں، جبکہ اسی طرز کے اجلاس ضلعی سطح پر کلکٹرز کی نگرانی میں بھی جاری ہیں۔ وزیراعلیٰ نے ہدایت دی ہے کہ تمام شکایات کے اندراج، ٹریکنگ اور بروقت حل کے لیے ایک مربوط ڈیجیٹل پلیٹ فارم اور ریئل ٹائم سسٹم تیار کیا جائے، ہر سطح پر نوڈل افسران مقرر ہوں اور متعلقہ محکموں میں خصوصی "پرجاوانی ونگ" قائم کیے جائیں۔ مزید برآں، غیر حل شدہ معاملات کو اعلیٰ حکام تک خودکار طریقے سے پہنچانے کے لیے آٹو ایسکلیشن اور اپیل کا نظام نافذ کیا جائے، جبکہ ڈیش بورڈ کے ذریعے مسلسل نگرانی کو یقینی بنایا جائے اور تاخیر کو کسی صورت برداشت نہ کیا جائے۔ وزیراعلیٰ کے مطابق اس پروگرام کی ڈی سینٹرلائیزیشن سے زیر التوا معاملات میں کمی آئے گی، مقامی سطح پر فوری حل ممکن ہوگا اور عوام کا حکومت پر اعتماد مزید مضبوط ہوگا۔

مردم شماری 2027 کے تحت خودشماری کا گورنر شیو پرتاپ شکلا نے افتتاح کیا

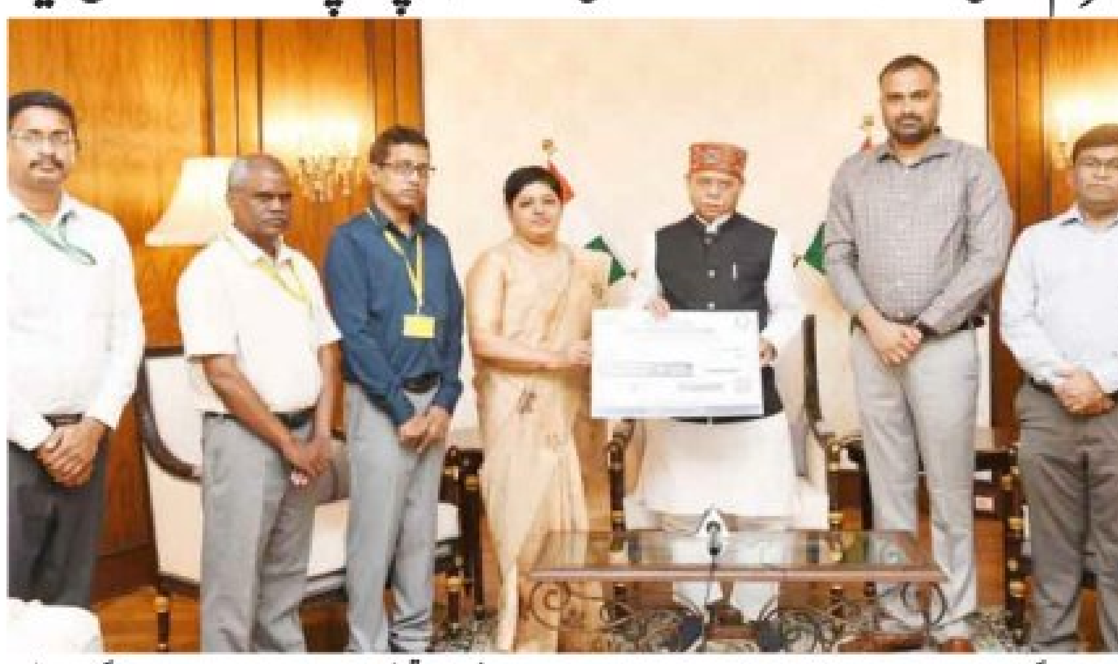

حیدرآباد۔ گورنر تلنگانہ شیو پرتاپ شکلا نے مردم شماری 2027 کے تحت لوک بھون میں سیلف اینومریشن یعنی خودشماری مہم کا افتتاح کیا اور سرکاری ا?ن لائن پورٹل پر اپنی تفصیلات درج کرائیں۔ گورنر نے تلنگانہ کے پہلے شہری کی حیثیت سے اپنی تفصیلات کو درج کرایا تاکہ عوام کو اس مہم میں حصہ لینے کی ترغیب دی جاسکے۔ ڈائرکٹر سینسیس بھارتی ہولیکری، کمشنر جی ایچ ایم سی ا?ر وی کرنن اور دیگر عہدیداروں نے گورنر کو خودشماری کی ا?ن لائن سہولت کی تفصیلات سے واقف کرایا۔ گورنر نے مردم شماری 2027 کا تلنگانہ میں رسمی طور پر افتتاح کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس مہم میں حصہ لے کر اپنی تفصیلات درج کرائیں۔ گورنر نے کہا کہ مردم شماری ایک اہم قومی مہم ہے جس کے ذریعہ ا?بادی سے متعلق جامع تصویر حاصل کی جاسکتی ہے جس میں ہر شعبہ کی سماجی اور معاشی صورتحال کا پتہ چلے گا۔ انہوں نے کہا کہ مردم شماری کے ذریعہ بہتر منصوبہ بندی، گوڈ گورننس اور وسائل کی یکساں تقسیم کے لئے منصوبہ بندی میں مدد ملے گی۔ سماج کے ہر طبقہ کو ترقیاتی فوائد پہنچانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ گورنر نے کہا کہ تعلیم، روزگار، ہیلت کیئر، ہاؤزنگ اور انفرااسٹرکچر کے بارے میں پالیسی تیار کرنے میں حکومت کو مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ مردم شماری کی تفصیلات کے ذریعہ فلاحی پروگراموں پر موثر عمل ا?وری ممکن ہے اور یہ قومی ترقی میں مددگار ہوگا۔ تلنگانہ کی تشکیل کے بعد یہ پہلی مردم شماری ہے اور گورنر نے کہا کہ مردم شماری ریاست کی مستقبل کی ترقی میں اہم رول ادا کریگی۔ مردم شماری کے ذریعہ حقیقی ا?بادی اور عوام کی صورتحال پر حقیقی معلومات حاصل ہوں گی۔ گورنر نے کہا کہ عوام 10 مئی تک خودشماری میں حصہ لے سکتے ہیں جبکہ 11 مئی تا 9 جون شمار کنندہ گھر گھر پہنچ کر تفصیلات حاصل کریں گے۔ گورنر نے کہا کہ خودشماری کا مرحلہ خود انہوں نے مکمل کیا ہے اور یہ انتہائی ا?سان اور موثر ہے۔ انہوں نے تلنگانہ عوام سے اپیل کی کہ اس مہم میں شامل ہوں اور مردم شماری سے متعلق عہدیداروں سے تعاون کریں۔

ریونت ریڈی نے مردم شماری مہم کے تحت آن لائن تفصیلات درج کیں

حیدرآباد چیف منسٹر ریونت ریڈی نے مردم شماری 2027 کے تحت ا?ج از خود تفصیلات درج کرنے مہم میں حصہ لیا۔ مردم شماری حکامنے چیف منسٹر کو سیلف اینومیریشن سے متعلق واقف کرایا۔ چیف منسٹر نے ویب سائٹ پر اپنی اور افراد خاندان کی تفصیلات کو اپ لوڈ کیا۔ چیف منسٹر نے عوام سے اپیل کی کہ وہ رائے شماری کی اس مہم میں حصہ لے کر سیلف اینومیرشن یعنی خودشماری کی سہولت سے استفادہ کریں اور اپنی تفصیلات ویب سائٹ پر درج کرائیں۔ ڈائرکٹر سینسس ا?پریشن ڈاکٹر بھارتی ہولیکری، کمشنر جی ایچ ایم سی ا?ر وی کرنن، جوائنٹ پرنسپل سینسیس ا?فیسر پریانک ا?لا، کمشنر اطلاعات سی ایچ پریانک اور دیگر عہدیدار موجود تھے۔ چیف منسٹر نے ویب سائٹ پر عوام کیلئے خود شماری سے متعلق تفصیل سے ا?گاہی حاصل کی اور حکام سے کہا کہ اس سلسلہ میں عوام میں شعور بیداری مہم چلائیں۔

منی پور میں پانچ روزہ بند واپس لیں، وزیر داخلہ گووندا س کونتھوجم نے امن کی اپیل کی

امفال، وزیر داخلہ گووندا س کونتھوجم نے ریاست میں مجوزہ پانچ دن کے مکمل بند کو واپس لینے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے سول سوسائٹی کی تمام تنظیموں اور عوام پر زور دیا کہ وہ امن برقرار رکھیں اور مسائل کو بات چیت کے ذریعے حل کریں۔ وزیر داخلہ اتوار کو امفال میں چیف منسٹر سکریٹریٹ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ طویل بند اور احتجاجی مظاہروں سے یومیہ اجرت والے مزدوروں، کسانوں اور طلباء کو سب سے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بچوں کی تعلیم خاص طور پر اس وقت متاثر ہوتی ہے جب اسکول اور کالج بند رہتے ہیں۔ وزیر نے کہا کہ حکومت نے ترنگلاؤبی واقعہ سے متعلق جوائنٹ ایکشن کمیٹی (جے اے سی) کے تقریباً تمام مطالبات پر اتفاق کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہلاک ہونے والے دو بچوں کے والد مسٹر منگل کو بی ایس ایف کے برابر سرکاری ملازمت کی پیشکش کی گئی تھی۔ اس کی والدہ، ایک تربیت یافتہ نرس، کو بھی سرکاری ملازمت کی پیشکش کی گئی۔ تاہم، دونوں خاندانوں نے تفصیلی بات چیت کے بعد واپس لے لیا، اور پانچ روزہ شٹرڈاؤن کی کال دی گئی۔ وزیر داخلہ نے اسے "انتہائی بدقسمتی" قرار دیا۔ انہوں نے ٹی کسوم گاؤں میں ہونے والے حالیہ واقعہ پر بھی غم کا اظہار کیا اور کہا کہ ریاستی حکومت اس کی سخت مذمت کرتی ہے۔ ننکلسل ناگالائنگ (ٹی این ایس) کے ذریعہ پیش کردہ مطالبات کو حل کرنے کے لئے نائب وزیر اعلیٰ لوہی ڈیکھو کی صدارت میں ایک میٹنگ منعقد کی گئی ہے۔ حکومت دونوں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کو معاوضہ اور زخمیوں کو طبی امداد فراہم کرے گی۔ وزیر داخلہ نے سیکورٹی انتظامات کے بارے میں بھی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال انتخابات کی وجہ سے منی پور سے 103 سی اے پی ایف کمپنیاں واپس لی جارہی ہیں، لیکن وزیر اعلیٰ کی درخواست پر 184 کمپنیاں ریاست میں رہیں گی۔ مزید برآں، حکومت عوامی تحفظ کو بڑھانے کے لیے کان سے محفوظ اور بلٹ پروف گاڑیاں بھی لا رہی ہے۔ گووندا س کونتھوجم نے کہا، "ہم تمام برادریوں سے حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کرتے ہیں۔ ہم ہر شہری کے جان و مال کے تحفظ کے لیے پرعزم ہیں۔ یہ حکومت صدر راج کے نفاذ کے بعد نئی ہو سکتی ہے، لیکن یہ امن اور ہم آہنگی کی بحالی کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔ براہ کرم ہمیں کچھ وقت دیں۔"

تمام مذاہب میں توہین مذہب کے خلاف قوانین بنائے جائیں: پنجاب بی جے پی کے سربراہ

چنڈی گڑھ، پنجاب کے گورنر گلاب چند کٹاریا کی جانب سے گروگرنتھ صاحب کی بے حرمتی کے لیے سخت سزا دینے والے بل کی منظوری کے بعد، ریاستی بی جے پی کے سربراہ سنیل جاکھڑ نے اتوار کو حکومت پر زور دیا کہ وہ تمام مذاہب کی بے حرمتی کے خلاف قانون بنائے۔ گروگرنتھ صاحب کے احترام کی علامت کے طور پر، وزیر اعلیٰ بھگونت سنگھ مان کی قیادت میں اسمبلی نے 13 اپریل کو متفقہ طور پر اس بل کو منظور کیا۔ ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں، جاکھڑ نے لکھا، "میں 'جگت جوت سری گرو گرنتھ صاحب سمان' ترمیمی بل کو نافذ کرنے کے لیے پنجاب کے گورنر شری گلاب چند کٹاریا کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ توہین یا بے حرمتی کو اب سخت سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔" انہوں نے مزید کہا، "ہم یہ بھی امید کرتے ہیں کہ پنجاب حکومت جلد ہی تمام مذاہب کی بے حرمتی سے متعلق قانون کا مسودہ اسمبلی میں لائے گی، جو اس وقت ایک سلیکٹ کمیٹی کے پاس ہے، تاکہ تمام مذاہب میں ایسی کارروائیوں کو روکنے کے لیے ایک قانون بنایا جاسکے۔" بی جے پی لیڈر نے کہا کہ اس قانون کی منظوری سے گرو گرنتھ صاحب کی بے حرمتی کرنے والوں کو سخت سزا دینے کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ انہوں نے ریاستی حکومت پر بھی زور دیا کہ وہ مسودہ قانون، جسے گزشتہ سال کے اسمبلی اجلاس کے دوران سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا گیا تھا، غور اور منظوری کے لیے اسمبلی میں لائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندومت سمیت تمام مذاہب کے مقدس بتوں اور مذہبی کتابوں کی بے حرمتی کو روکنے کے لیے ایک قانون بنایا جانا چاہیے کیونکہ حالیہ دنوں میں کچھ تفرقہ پسند قوتیں ایسی قابل مذمت کارروائیوں میں ملوث رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت کو جلد از جلد اس قانون کو اسمبلی میں متعارف کرانا چاہئے اور پاس کرنا چاہئے کیونکہ تمام مذاہب کے لوگ اس کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یہ نیا قانون "تقدیر" کے لیے عمر قید کی سزا دیتا ہے، جو اس طرح کے جرائم سے نمٹنے کے لیے ملک میں سخت ترین قانونی ڈھانچہ تشکیل دیتا ہے۔ مزید برآں، قانون تیز رفتار تحقیقات کو یقینی بناتا ہے، جرائم کو نا قابل ضمانت بناتا ہے، اور 20 لاکھ روپے تک کے جرمانے کے ساتھ پانچ سال سے لے کر عمر قید تک کی سخت سزاؤں کا انتظام کرتا ہے۔ ایک ہی وقت میں، یہ ان لوگوں کو بھی یکساں طور پر جوابدہ رکھتا ہے جنہوں نے "تقدیر" میں سہولت فراہم کی۔

پٹاخے بنانے والی فیکٹری میں دھماکہ: 18 افراد جاں بحق، متعدد زخمی، وزیر اعلیٰ کا اظہار افسوس

ویردھونگر، تمل ناڈو کے ویردھونگر ضلع کے نزدیک کٹناریٹی میں واقع ونا جا پٹاخہ فیکٹری میں اتوار کو ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ اٹھارہ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ چیف منسٹر ایم کے اسٹالن نے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ ویردھونگر ضلع میں پٹاخہ بنانے والی فیکٹری میں دھماکے میں متعدد افراد کی موت کی المناک خبر سے انہیں بہت دکھ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا، ''میری گہری تعزیت ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ سے ہے۔'' ''میں نے وزراء کے کے ایس ایس آر راماچندرن اور تھنگم تھینر اسو سے درخواست کی ہے کہ وہ فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ کر امدادی کارروائیوں کی نگرانی کریں اور متاثرہ خاندانوں کو تسلی دیں۔ اطلاعات کے مطابق یہ فیکٹری گووندنالور کے رہنے والے متھوماٹیکم کی ملکیت ہے اور یہ ایک درست آر ڈی او لائسنس کے تحت کام کر رہی تھی۔ فیکٹری کے احاطے میں 30 سے زائد کمروں پر مشتمل ہے اور 50 سے زائد کارکنان کام کرتے ہیں۔ اتوار کو، جب تقریباً 30 کارکن ڈیوٹی پر تھے، ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ دھماکے سے کم از کم چار کمروں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا اور بڑے پیمانے پر خوف و ہراس پھیل گیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی ٹیمیں فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچیں اور ایک گھنٹے سے زائد کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پالیا۔ کافی کوششوں کے بعد آگ پر قابو پالیا گیا لیکن تب تک نقصان شدید ہو چکا تھا۔ حادثے کے وقت فیکٹری میں 30 سے زائد افراد موجود تھے جن میں سے کئی ملبے تلے دب گئے۔ ریسکیو ٹیموں نے فوری طور پر امدادی کارروائیاں شروع کیں اور ملبے تلے دبے افراد کو نکالنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اب تک تقریباً 18 لاشیں نکالی جاچکی ہیں جبکہ دیگر لاپتہ افراد کی تلاش جاری ہے۔ اس افسوسناک واقعے کے بعد انتظامیہ اور محکمہ پولیس بھی حرکت میں آگئی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ (ایس پی) سری ناتھ نے ذاتی طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا اور مکمل تحقیقات کا حکم دیا۔ ابتدائی شبہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ دھماکہ فیکٹری میں ذخیرہ شدہ

پی ایم مودی کا خطاب سیاسی تقریر، ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی: ملکارجن کھڑگے

نئی دہلی، کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعظم نریندر مودی کے قوم سے خطاب پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے پی ایم مودی پر الزام لگایا کہ وہ سرکاری خطاب کو سیاسی تقریر میں تبدیل کر رہے ہیں، جس میں کیچڑ اچھالنا اور سراسر جھوٹ ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے، ملکارجن کھڑگے نے لکھا، "ایک مایوس اور مایوس پی ایم مودی، جن کے پاس پچھلے 12 سالوں سے دکھانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے، نے قوم سے اپنے خطاب کو سیاسی میں بدل دیا ہے۔" "اسے سیاسی تقریر میں تبدیل کر دیا گیا۔ ضابطہ اخلاق پہلے سے موجود ہے، پھر بھی پی ایم مودی نے اپنے مخالفین پر حملہ کرنے کے لیے سرکاری مشینری کا غلط استعمال کیا۔ یہ جمہوریت اور آئین ہند کی شدید توہین ہے۔" کھڑگے نے کہا کہ پی ایم مودی نے اپنے خطاب میں کانگریس پارٹی کا 59 بار ذکر کیا، جب کہ خواتین کا ذکر صرف چند بار کیا گیا۔ اس سے اس کی ترجیحات واضح طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ خواتین بی جے پی کی ترجیح نہیں ہیں۔ کہ کانگریس خواتین کے ساتھ کھڑی ہے۔ کانگریس صدر نے یاد دلایا کہ کانگریس نے ہمیشہ خواتین کے ریزرویشن کی حمایت کی ہے۔ 2010 میں، اس نے راجیہ سبھا میں خواتین کے ریزرویشن بل کو ضائع ہونے سے روکنے کے لیے پاس کیا۔ تاہم بی جے پی اس بل کو لوک سبھا میں پاس کرانے میں ناکام رہی۔ کانگریس نے بھی 2023 میں پیش کیے گئے بل کی حمایت کی۔ کھڑگے نے کہا کہ اصل بل اب بھی موجود ہے اور اسے 16 اپریل کو مطلع کیا گیا تھا۔ کھڑگے نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ 2023 کے قانون کے تحت موجودہ 543 لوک سبھا سیٹوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کو فوری طور پر نافذ کیا جائے۔ حد بندی بل کو خواتین کے ریزرویشن بل سے جوڑنا بند کریں۔ یہ حد بندی بل تھا، خواتین کے ریزرویشن میں ترمیم نہیں۔ کانگریس کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے، کھڑگے نے کہا کہ کانگریس نے سبز انقلاب، سفید انقلاب، خلائی پروگرام کی قیادت کی، کئی تاریخی قوانین منظور کیے گئے، جیسے کہ نیوکلیئر پاور، 1991 کی اقتصادی آزادی، معلومات کا حق (آر ٹی آئی)، آر ٹی ای، منریگا ایکٹ، اور فوڈ سیکورٹی ایکٹ۔ انہوں نے خواتین دوست قوانین جیسے ہندو کوڈ بل، کام کی جگہ پر جنسی ہراسانی، گھریلو تشدد اور فوجداری قوانین میں اصلاحات کا بھی ذکر کیا۔ کھڑگے نے بی جے پی پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی اپنے کام اور رویہ دونوں میں خواتین مخالف رہی ہے۔ انہوں نے ہاتھرس، اناؤ، ہریانہ کی خواتین پہلوانوں، بلقیس بانو اور ان کی پارٹی کی طرف سے عصمت دری کرنے والوں کے تحفظ کے معاملات کا حوالہ دیا۔ این سی آر بی کے اعداد وشمار کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں

غزہ میں نسل کشی کے دوران روزانہ اوسطا 47 خواتین اور بچیاں شہید ہوئیں: اقوام متحدہ

نیویارک، خواتین کے حقوق کے لیے کام کرنے والے اقوام متحدہ کے ادارے (یو این ویمن) کی جانب سے جمعہ کے روز جاری کردہ اعداد وشمار میں انکشاف کیا گیا ہے کہ غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی دو سال سے زائد عرصے تک جاری رہنے والی نسل کشی کی جنگ کے دوران روزانہ اوسطاً کم از کم 47 خواتین اور بچیاں شہید کی گئیں۔ ادارے نے خبردار کیا ہے کہ جنگ بندی کے اعلان کو کئی ماہ گذر جانے کے باوجود جانی نقصان کا سلسلہ اب بھی تھم نہیں سکا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے نے بتایا ہے کہ اکتوبر سنہ 2023 سے دسمبر سنہ 2025 کے درمیان غزہ کی پٹی میں 38 ہزار سے زائد خواتین اور بچیاں شہید ہوئیں، جو جنگ کے دوران فلسطینی وزارت صحت کی جانب سے دستاویزی شکل میں لائے گئے کل شہدا کی تعداد کے نصف سے بھی زائد بنتی ہے۔ ادارے نے اس اندوہناک حقیقت کی جانب اشارہ کیا ہے کہ 10 اکتوبر سنہ 2025 کو سیز فائر نافذ ہونے کے چھ ماہ بعد بھی خواتین اور بچیوں کے متاثر ہونے کا عمل جاری ہے، کیونکہ قابض دشمن کی جانب سے مسلسل خلاف ورزیاں کی جارہی ہیں جن کے نتیجے میں قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ جنیوا میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر سے صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے ادارے کی انسانی ہمدردی کے کاموں کی ذمہ دار صوفیا کالٹروب نے تصدیق کی کہ مذکورہ عرصے میں غزہ میں 38 ہزار سے زائد خواتین اور بچیاں قابض اسرائیل کے فضائی حملوں اور زمینی فوجی کارروائیوں کا شکار بنیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ان شہدا میں 22 ہزار سے زائد خواتین اور 16 ہزار سے زائد بچیاں شامل ہیں، جس کا مطلب ہے کہ روزانہ اوسطاً کم از کم 47 خواتین اور بچیوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ غزہ کی پٹی میں وزارت صحت کے اعداد وشمار کے مطابق جنگ کے آغاز سے 27 دسمبر سنہ 2025 تک شہدا کی تعداد 71 ہزار 266 تک پہنچ گئی تھی، جبکہ گذشتہ روز جمعرات کو جاری ہونے والی تازہ ترین سرکاری رپورٹ میں یہ تعداد بڑھ کر 72 ہزار 345 ہو چکی ہے۔ جنگ بندی کے بعد کے حالات پر گفتگو کرتے ہوئے صوفیا کالٹروب نے کہا کہ سیز فائر کے بعد بھی شہدا میں خواتین اور بچیاں شامل ہیں، تاہم عمر اور صنف کے لحاظ سے درست اعداد وشمار کی کمی کے باعث ان کی صحیح تعداد کا تعین کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ انہوں نے جنگ بندی کے باوجود خواتین اور بچیوں کے مسلسل قتل پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ غزہ کی پٹی میں ماضی کے تنازعات کے مقابلے میں اس بار شہدا میں خواتین اور بچیوں کا تناسب غیر معمولی طور پر زیادہ ہے، اور اکتوبر سنہ 2025 میں جنگ بندی کے اعلان کے باوجود یہ طبقہ اب بھی انتہائی کٹھن انسانی حالات کا سامنا کر رہا ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ تقریباً 11 ہزار خواتین اور بچیاں شدید زخمی ہوئیں جو مستقل معذوری کا شکار ہو چکی ہیں، جو اس طبقے پر جنگ کے طویل مدتی اور ہولناک اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔ صوفیا کالٹروب نے مطالبہ کیا کہ جبری بے دخلی، خوراک اور پانی کی قلت اور طبی امداد تک محدود رسائی کے پیش نظر امدادی کارروائیوں میں خواتین اور بچیوں کو ترجیحی بنیادوں پر مرکز نگاہ رکھا جائے کیونکہ وہ سب سے زیادہ کمزور اور متاثرہ گروہ ہیں۔ ادارے کے اعداد وشمار کے مطابق جنگ کے دوران تقریباً دس لاکھ خواتین اور بچیوں کو کئی کئی بار جبری طور پر دربدر ہونا پڑا، جبکہ ان میں سے 7 لاکھ 90 ہزار خواتین غذائی عدم تحفظ کی سنگین ترین اور تباہ کن صورتحال سے دوچار ہیں۔ اسی تناظر میں صوفیا کالٹروب نے نشاندہی کی کہ غزہ کی پٹی میں بنیادی ڈھانچے کی بڑے پیمانے پر تباہی نے خواتین اور بچیوں کے لیے اپنی بنیادی ضروریات بشمول صحت کی دیکھ بھال کا حصول تقریباً ناممکن بنا دیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد وشمار بھی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ غزہ میں 5 لاکھ سے زائد خواتین بنیادی صحت کی سہولیات سے محروم ہیں، جن میں زچگی سے قبل اور بعد کی نگہداشت اور دیگر ضروری طبی علاج معالجے کی سہولیات شامل ہیں۔

نائب صدر رادھا کرشنن نے تامل رہنماوں سے ملاقات کی ہندوستان کے عزم کو تقویت دی

نئی دہلی، نائب صدر سی پی رادھا کرشنن نے اتوار کو سری لنکا کے دورے کے دوران سری لنکا کی تمل جماعتوں اور ہندوستانی نژاد تمل جماعتوں کے رہنماؤں سے ملاقات کی، جس سے جزیرے کے ملک میں تمل کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لیے ہندوستان کے عزم کو تقویت ملی۔ نائب صدر کے سری لنکا کے سرکاری دورے کے دوران منعقد ہونے والی میٹنگ نے حالیہ مہینوں میں ہندوستان کی تیز رفتار اور خاطر خواہ انسانی مداخلتوں کے لیے اظہار تشکر کرنے کے لیے علاقائی رہنماؤں کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کیا۔ وزارت خارجہ کے سرکاری ترجمان رندھیر جیسوال نے ایکس پر اس پیش رفت کو پوسٹ کیا۔ بحث کا ایک مرکزی موضوع ہندوستان کے 450 ملین ڈالر کے بحالی اور امدادی پیکج کے اثرات تھے، جو تباہ کن طوفان دتوا کے تناظر میں بھیجے گئے تھے۔ جیسوال نے پوسٹ کیا، "انہوں نے سمندری طوفان دتوا کے بعد 450 ملین ڈالر کی بحالی اور امدادی پیکیج کے ساتھ ساتھ دیگر امدادی اقدامات کے لیے حکومت ہند کی کوششوں کا شکریہ ادا کیا۔ سری لنکا کی تامل پارٹیوں اور ائی او ٹی دونوں گروپوں کے رہنماوں نے "پڑوسی فرسٹ" پالیسی کی تعریف کی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ طوفان سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی کمیونٹیز کو مستحکم کرنے میں ہندوستانی امداد کا اہم کردار ہے۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A
Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS
#22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in

Scanned with OKEN Scanner